مدینۃ المسیح

جناب مفتی محمد صادق صاحب اپنے دورہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

ریلوے لائن اور اسٹیشن کی تعمیر کا کام پوری سرگرمی سے ہو رہا ہے۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ بابو فقیر علی صاحب احمدی یہاں کے پہلے اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے ہیں۔ جنھیں محکمہ کی طرف سے احکام بھیجے جا چکے ہیں۔

مولوی اللہ دتا صاحب انجمن اسلامیہ بٹھنڈا کے جلسہ سے فارغ ہو کر ۷۔ دسمبر واپس آئے۔ اور ۸ دسمبر مولوی قمر الدین صاحب کی معیت میں راوی برج ڈیرہ بابا نانک روانہ ہوئے۔ جہاں ۹ دسمبر غیر احمدیوں سے مناظرہ ہے۔

موجودہ سب پوسٹماسٹر صاحب بہت شریف آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ چند دن میں ہی انھوں نے پبلک کی بہت سی شکایات کو دور کر دیا ہے۔ ماتحت عملہ کو ان کے اخلاق اور ان کے طریق عمل سے سبق حاصل کرنا چاہئیے۔

سالانہ جلسہ پر ریلوے کا انتظام

یہ خوشخبری تو احباب سن چکے ہیں۔ کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان تک ریل جاری ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔ اس بارے میں اب یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جلسہ پر آنے والے احباب اس امر کا خاص خیال رکھیں۔ کہ جلدی کے خیال سے امرتسر یا بٹالہ سے ریل کو چھوڑ کر موٹر پر سوار ہو کر قادیان نہ آئیں۔ خواہ احباب کو کچھ دیر امرتسر یا بٹالہ میں انتظار کرنا پڑے۔ تو بھی ریل پر ہی سوار ہونا چاہئیے۔ تاکہ محکمہ ریلوے کو جلسہ پر قادیان آنے والوں کا صحیح اندازہ ہو جائے۔ غیر معمولی اوقات ریلوے ایام جلسہ کے عنقریب شائع کر دئے جائیں گے۔ فی الحال امرتسر سے ۵ بجے صبح اور ۴½ بجے شام کے دو وقت ٹرین چلنے کا فیصلہ ہوا ہے۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ ایک ٹرین دس یا گیارہ بجے کے قریب امرتسر سے قادیان کو روانہ ہو

احباب یہ بھی یاد رکھیں کہ قادیان پہنچکر ہر دوست ضروری طور پر اپنا ٹکٹ ریل کے کسی بابو کو دیدیں۔ کوئی صاحب اپنا ٹکٹ اپنے پاس ہی نہ رکھ چھوڑیں۔ کیونکہ ریل والے وصول شدہ ٹکٹوں سے حساب کرتے ہیں۔ کہ کس قدر مسافر ریل پر سوار ہوئے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

احمدیہ مشن لنڈن کیلئے احمدی خواتین کا چندہ

(۱) لجنہ اماء اللہ نوشہرہ چھاؤنی عرصہ سے قائم ہے۔ مستورات باقاعدہ چندہ دیتی اور ہر تحریک میں حصہ لیتی ہیں۔ چنانچہ تحریک چندہ برائے مسجد لنڈن کے موقعہ پر بھی انھوں نے تقریباً ۶۶ روپے چندہ نقدی اور زیور کی صورت میں فراہم کیا۔ مرزا غلام حیدر وکیل نوشہرہ چھاؤنی

(۲) حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے فرمان کے مطابق لنڈن مشن کے چندہ کے لئے ایبٹ آباد کی احمدی بہنوں میں تحریک کی گئی اس وقت یہاں صرف چار احمدی بہنیں ہیں۔ مبلغ عہ نقد اور دو طلائی زیور (انگوٹھی اور لونگ) وصول ہوئے۔ علاوہ اس کے ایک غیر احمدی بہن نے جب یہ سنا۔ کہ تبلیغ لنڈن کے متعلق قادیان سے ایک خاص تحریک چندہ کی ہوئی ہے۔ جو صرف عورتوں سے وصول کیا جائیگا۔ تو بغیر مانگے مبلغ دس روپے کا وعدہ لکھوایا۔ ان غیر احمدی بہن کو یقین ہے۔ کہ موجودہ زمانے میں اگر کوئی اسلام کی خدمت کر رہا ہے۔ تو وہ احمدی جماعت ہی ہے اس سے قبل ان کے شوہر جمعدار محبوب الٰہی صاحب اسی یقین کی بنا پر مبلغ دس روپے کی رقم تحریک پچیس ہزار میں ادا کر چکے ہیں۔ ناچیز۔ عزیز فاطمہ اہلیہ بابو ... ایبٹ آباد

(۳) احمدی مستورات فیض اللہ چک کا جلسہ کیا گیا۔ جس میں حضرت

اشتہارات

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان ریلوے لائین انشاءاللہ ۲ر دسمبر ۱۹۲۸ء سے کھل جائیگی۔ اس وقت تک اسی خیال سے سکنی اراضی کی فروخت روک رکھی تھی۔ کہ ریلوے لائن کھل جائیگی۔ تو اسوقت کے حالات کے ماتحت نئے نقشے بناکر اور نئی شرح طے کرکے قطعات کی فروخت کا اعلان کیا جائیگا۔ سو اب احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے سٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطعات قابل فروخت موجود ہیں ریلوے روڈ پر بھی اور اندر کی طرف بھی قیمت موقعہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ مقرر کردی گئی ہے۔ جو بذریعہ خط وکتابت معلوم کیجا سکتی ہے بڑی سڑک یعنی ریلوے روڈ (جو محلہ دارالبرکات اور دارالفضل کے درمیان واقع ہے۔) کے اوپر دو کنال سے کم زمین نہیں دی جاویگی۔ اور اندر کی طرف جہاں باقاعدہ راستے چھوڑے گئے ہیں۔ ایک کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ اور قیمت مقررہ میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی قیمت بالاقساط وصول کی جاویگی۔ خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کیساتھ خط وکتابت فرماویں ؀

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان (پنجاب)

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جنکے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں یا وقت سے پہلے حمل گرجاتا ہو۔ اسکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب "محافظ اٹھرا گولیاں" اکسیر کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ گولیاں آپکی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کی بیماری کا نشانہ بنکر پیارے بچوں سے خالی تھے۔ اور وہ مایوس انسان جو اولاد زندہ نہ رہنے کے باعث ہمیشہ رنج وغم میں مبتلا تھے۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچے خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچے ہوئے صحیح وسلامت طبعی عمر پانے والے پیدا ہونگے۔

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے (عہ)

شروع حمل سے آخر دودھ پلانے تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک ہی دفعہ منگوانے پر فی تولہ (عمر) لیا جائیگا ؀

تریاق زعفرانی

امراض ذیل کیلئے ہمہ صفت موصوف ہے

اعضائے رئیسہ کمزور ہوں۔ یا نسیان ہو یا معدہ کمزور ہو۔ یا دماغ کمزور ہو۔ یا دل دھڑکتا ہو۔ یا کمزوری جگر ہو۔ یا بدن میں خون کم ہو۔ رنگ زرد ہو۔ سر چکراتا ہو۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہو۔ قوت کمزور پڑ گئی ہو۔ تو تریاق زعفرانی کا استعمال از بس ضروری ہے۔ قیمت فی ڈبیہ (عگر) دو روپیہ

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

موٹاپا دور کرنے کی حیرت انگیز دوائی

وہ اصحاب جن کا جسم ضرورت سے زیادہ موٹا ہوگیا ہو۔ پیٹ آگے کی طرف بڑھ رہا ہو توند حد سے زیادہ بڑھ رہی ہو۔ چلنا پھرنا۔ اٹھنا بیٹھنا دشوار ہوگیا ہو۔ یا ایسا ہونے کا خطرہ ہو۔ وہ ہماری دوائی کا فوراً استعمال شروع کردیں۔ جس کے استعمال سے ایک رات دن کے اندر وزن میں آٹھ اونس سے ایک پونڈ تک کمی واقعہ ہو جاتی ہے۔ اور بعض حالتوں میں اس سے بھی زیادہ۔ اور روز بروز وزن گھٹ کر جلد ہی اصلی جسامت پر آجاتا ہے۔ اور بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ اس کے استعمال سے کسی طرح کی کمزوری اور نقص واقع نہیں ہوتا ؀

ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف دس روپے (۱۰ؔ)

نوٹ:۔ یہ دوائی عورتوں کے لئے بھی ویسی ہی مفید ہے۔ جیسی مردوں کے لئے

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان پنجاب

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا فرمودہ درس قرآن شریف

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝

ان کے دو اغراض ہوتے ہیں۔ عذرًا یعنے حجت تمام کرنے کے لئے۔ نذرًا انذار کے لئے۔ نذر۔ بندہ کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ کہ اسے ہوشیار کیا جائے۔ اور عذر۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ کہ خدا نے بات پہنچا دی۔

اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝

وہ بات جس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ضرور پوری ہو کر رہیں گی۔

ان آیات کے متعلق اختلاف ہے۔ کہ ان سے کیا مراد ہے۔ بعض نے کہا ہے ان سے مراد وہ ہوائیں ہیں۔ جو بادلوں کو اٹھا کر لاتی ہیں۔ بعض نے کہا ہے۔ ان سے مراد انبیاء کی جماعت ہے۔ اور بعض نے کہا ہے۔ ان سے مراد لشکر وغیرہ ہیں۔

خدا تعالےٰ نے یہاں موصوفات کو حذف کر دیا ہے۔ اور صرف صفات بیان کی ہیں۔ اس حذف کی یہی غرض ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ متعدد معنے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ جتنے معنے نکل سکتے ہیں۔ انسان نکال لے۔ موصوف تین وجہ سے حذف کیا جاتا ہے (۱) اس لئے کہ لوگوں میں مشہور ہوتا ہے۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی (۲) لوگوں سے اس کا چھپانا مطلوب ہوتا ہے (۳) اس لئے کہ وسیع معنے نکل سکیں۔ کئی چیزیں مراد ہوتی ہیں ؎

یہاں موصوف مشہور تو ہے نہیں۔ اور چھپانا غرض نہیں۔ کیونکہ اس واقعہ کو دلیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ پس یہاں ایک ہی غرض ہے۔ اور وہ یہ کہ تعدد معانی مطلوب ہیں اس لئے جتنی چیزوں میں یہ صفات پائی جائیں۔ ان آیات میں وہ سب مراد ہو سکتی ہیں انبیاء کی جماعتیں بھی یہ صفات رکھتی ہیں۔ ملائکہ بھی یہ صفات رکھتے ہیں۔ اور ہوائیں بھی یہ صفات رکھتی ہیں۔ اس لئے ہم ان تینوں کو یہاں مراد لیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ نہایت لطیف ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قرآن ظاہری طاقتوں کی مثال دے کر باطنی طاقتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہاں ہواؤں سے اشارہ ان ہستیوں کی طرف ہے۔ جو ہواؤں کی محرک ہوتی ہیں۔ اور وہ ملائکہ ہیں۔ یہاں خدا تعالےٰ کے الہامات کے ظہور کا طریق بیان فرمایا گیا ہے۔ اور ہواؤں سے ان کو نسبت دی گئی ہے۔ ہوائیں بشارت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتی ہیں۔ ان سے بہت سی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ ہوائیں کبھی عذاب بھی بن جاتی ہیں۔ پس فرمایا۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ پہلے کچھ ہوائیں چلتی ہیں جو پہلے باریک ہوتی ہیں۔ پھر وہی ہوائیں سون سون کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ پھر اور بڑھنے لگتی اور سمندر کے ابخرے لے کر چلتی ہیں۔ پھر گیس کی حالت سے زیادہ ٹھوس حالت میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ پھر اس چیز کو لا کر دنیا میں ڈالنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو دنیا کی زندگی کے قیام کا باعث ہوتی ہے۔ اور کبھی لوگوں کی تباہی کے لئے آتی ہیں ؎

بعینہٖ یہی حالت روحانی تحریکات کی ہوتی ہے۔ وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا۔ خدا تعالےٰ ملائکہ کے ذریعہ ایسا تغیر کرتا ہے۔ جو باریک اور نرم ہوتا ہے۔ صرف لوگوں کے قلوب میں یہ احساس پیدا کر دیا جاتا ہے۔ کہ تغیر کی ضرورت ہے۔ لوگوں میں تغیر کے لئے گھبراہٹ اور بے چینی پیدا کر دی جاتی ہے۔ جس طرح میٹھی کھجلی ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ تکلیف دیتی ہے۔ لیکن ایک قسم کا مزا بھی آتا ہے۔ بعینہٖ یہی حالت دُنیا کی ہوتی ہے لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ تغیر ہونا چاہیئے ؎

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا۔ پھر وہ تحریک زور پکڑ جاتی ہے۔ وہی ہوائیں جن سے لوگ خوش ہوتے ہیں۔ جب ان میں قوت اور طاقت پیدا ہوتی دیکھتے ہیں۔ تو گھبرانے لگتے ہیں ؎

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا کی مثال موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ سمجھ لو۔ جب اس کی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا چلی تو علماء نے خوش ہو کر کہدیا۔ یہ اسلام کا پہلوان آیا ہے۔ اس وقت ہر ایک دماغ یہ لطف محسوس کرنے لگا۔ کہ اب اسلام غالب ہو جائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ان لوگوں کا یہ بھی خیال تھا۔ کہ ہمیں کچھ نہیں کرنا پڑیگا۔ ہمیں اپنے اندر کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہ ہوگی۔ ہم جس طرح ہیں۔ اسی طرح رہیں گے۔ مرزا صاحب غیر مسلموں کو مسلمان کر کے کچھ سُنیوں کو دے دیں گے۔ کچھ شیعوں کو۔ اور آپ یونہی بیٹھے رہیں گے۔ مگر کوئی مامور اور مُرسل اس طرح نہیں کیا کرتا۔ وہ آکر شور پیدا کر دیتا اور کھرے کھوٹے کو جدا کر دیتا ہے ؎

فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا۔ جب خدا تعالیٰ کا یہ حکم آیا۔ کہ خدا کی فوج میں داخل ہو جاؤ۔ اور دین کی خدمت کرو۔ تو ان لوگوں نے کہدیا۔ ہم سے یہ نہیں ہو سکتا۔ چونکہ وہ خود کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے شور مچا دیا۔ کہ یہ ٹھگ ہے۔ اور لوگوں کو لوٹنا چاہتا ہے ؎

یہی وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا والی حالت رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہوئی۔ سب لوگ آپ کو امین اور صادق کہتے تھے۔ تمام مکہ کی نظریں آپ پر تھیں اور سب رسُولوں پر لوگوں کی پہلے اسی طرح نظریں پڑا کرتی ہیں۔ حضرت صالح علیہ السلام کو بھی ان کی قوم نے کہا تھا۔ یٰصٰلِحُ قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَآ۔ (۱۱-۶۵) اسی طرح رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لوگ خوش ہوتے۔ کہ آپ کے ذریعہ قوم ترقی کریگی۔ مگر جب آپ نے فرمایا۔ آؤ میرے جھنڈے تلے جمع ہو کر کفر اور شرک کا مقابلہ کرو۔ اور خدا کا سچا دین دنیا میں قائم کرو۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ غرض نبی کا دعویٰ طوفان کا رنگ رکھتا ہے۔ اس سے دُنیا میں شور پڑ جاتا ہے ؎

وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا۔ لوگ پسند کریں یا نہ کریں۔ نبی دنیا میں ایک [illegible] برپا کر دیتے ہیں۔

یہ بھی انبیاء کی صداقت کی علامت ہوتی ہے۔ اس زمانہ میں بھی کئی [illegible] کے دعوے کئے۔ مگر ان کی یہ حسرت بھی پوری نہیں ہوئی۔ کہ کوئی [illegible] گویا ان کے لئے وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا کا سامان نہیں ہو[illegible] جب تک فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا نہ ہو۔ اور عصفًا [illegible] وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا نہ ہو۔ یہ سب کچھ [illegible] تعالےٰ [illegible]

فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا۔ جب نبی آ[illegible]

بکچھ کو اُدہر - کوئی نیکوں میں شامل ہو جاتا ہے - کوئی بدوں میں - نبی اپنی جماعت کو دوسروں سے الگ کر لیتا ہے - اور کہدیتا ہے - یہ میری جماعت ہے نادان کہتے ہیں - اس نے ایک اور فرقہ پیدا کر دیا - مگر نبی اور مامور کے آنے کی غرض ہی یہ ہوتی ہے - کہ نیک لوگوں کی ایک علیحدہ جماعت بنائے - اور دوسروں سے اسے جُدا کر دے ؎

فالملقیٰت ذکراً - پھر لوگوں کے دلوں میں نبی خدا کی یاد تازہ کر دیتا ہے - جو لوگ غفلت میں پڑے سوتے ہیں - ان کو ہوشیار کر دیتا ہے - ان کی زبانوں پر خدا کا نام اور قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے - ان کی آنکھیں خدا تعالےٰ کے احسانات اور اس کے فضلوں کو یاد کر کے آنسو بہانے لگ جاتی ہیں ؎

اسی طرح ان آیات میں ملائکہ بھی مُراد ہو سکتے ہیں - کہ ان کے ذریعہ انعام نازل ہوتے اور قبولیت پھیلائی جاتی ہے ؎

انما توعدون لواقع - یہ باتیں ضرور ہو کر رہینگی - جن کا وعدہ کیا گیا ہے - یہ ملائکہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے - جو روحانی تغیر پیدا کرتے ہیں ؎

فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝

فرمایا - یہ ذکر الٰہی جو قلوب میں پیدا کیا جاتا ہے - کیا تم سمجھتے ہو - یونہی ہے اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور عذاب انسان کے لئے مقدر نہیں تھا - تو پھر یہ اتنا انتظام کیوں کیا گیا - یہی خیال نہ کرو - کہ یہ انتظام پہلے ہو چکے - یہ آئندہ بھی ہوں گے - جبکہ ستارے مٹا دئے جائیں گے ؎

طمس :- مٹا دینا - ہلاک کر دینا - ڈھانپ دینا ؎

ڈھانپ دینے کے معنوں کے لحاظ سے کسوف خسوف کی طرف اشارہ ہے مٹا دینے کی صورت میں یہ معنے ہوں گے - کہ نجوم سے مُراد دنیا کے وہ بڑے بڑے لوگ ہیں - جن سے دوسرے فائدہ اٹھاتے ہوتے ہیں - مطلب یہ کہ بڑے بڑے آدمی جو کام کر رہے ہیں - وہ مٹ جائیں گے - ان سے لوگ ہدایت نہ پا سکیں گے -

وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝

اور آسمان کا دروازہ پھر کھولا جائے گا ؎

جس طرح مکان کا لیمپ بجھ جائے - تو مالک مکان اسے جلانے آتا ہے اسی طرح جب دنیا کی یہ حالت ہوگی - کہ کوئی ہدایت دینے والا نہ رہے گا - تو خدا تعالیٰ اپنی وحی [illegible]ل کریگا ؎

وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝

[illegible]قت بڑے بڑے حاکم اور رسوخ رکھنے والے برباد کئے جائیں گے -

[illegible]سید القوم -

[illegible] زمانہ کے پہلے کبھی دُنیا میں نہیں آیا - پہلے اگر ایک حکمران تباہ ہوتا [illegible] ہو جاتا - لیکن آج کل حکمران بالکل مٹ جاتے ہیں - اور ان [illegible] ہو [illegible] نانچہ جہاں جہاں بادشاہ تھے - وہ جب مٹے [illegible] قائم ہو گئی ہیں - یہ خاص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی علامت ہے ؎

وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝

جس وقت رسولوں کو خاص وقت معیّنہ پر لایا گیا - یا یہ کہ جب مقررہ وقت پر سب رسُولوں کو لایا جائے گا - یعنی دوبارہ آئیں گے - یہ دوبارہ آنا اسی طرح ہو سکتا ہے - کہ خدا تعالےٰ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے منصب پر قائم کر کے ایک مامور کو بھیجے ؎

لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝

کس وقت کے لئے یہ باتیں پیچھے ڈالی گئیں ؎

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝

یہ جلدی نہیں ہوں گی - بلکہ لیوم الفصل کو ہوں گی - جبکہ شیطان کا بالکل فیصلہ کر دیا جائے گا ؎

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝

اور تجھے کیا معلوم ہے - کہ یوم الفصل کیا چیز ہے -

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝

اس دن ان لوگوں کے لئے جو مکذب ہونگے - بڑی تباہی ہوگی -

بقیہ رکوع اوّل

(۱۹ر نومبر ۱۹۲۸ء)

اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ۝

کیا ہم نے پہلی جماعتوں کو ہلاک نہیں کیا - پھر دوسروں کو ان کے پیچھے چلاتے رہے - یعنی ان سے بھی ایسا ہی معاملہ کیا - جیسا پہلوں سے -

كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝

ہم مجرموں سے ایسا ہی سلوک کیا کرتے ہیں ؎

عقلی دلیل کے بعد خدا تعالےٰ نے یہ نقلی دلیل پیش فرمائی ہے - عقلاً بتایا تھا کہ یہ جو انسان کے لئے دُنیا کے اتنے سامان پیدا کئے گئے ہیں - یہ دلالت کر رہے ہیں کہ یونہی نہیں - بلکہ جزا و سزا مقرر ہے - اگر ان سامانوں پر غور کرو - تو یہ بات آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے - اب نقلی دلیل دی ہے - اور وہ یہ کہ کیا تم دنیا میں دیکھ نہیں رہے کہ ایک کے بعد دوسری - دوسری کے بعد تیسری - تیسری کے بعد چوتھی قوم ہلاک ہوتی ہے - ایک کے بعد دوسری قوم کیوں ہلاک ہوتی ہے - کیا اس کا کوئی سبب اور کوئی وجہ نہیں ہے - اگرچہ لوگ یہ کہتے چلے آئے ہیں - کہ قوموں کی ہلاکت اتفاقیہ ہوتی ہے اور اس طرح کی ہلاکت ہُوا ہی کرتی ہے - اس کا سبب کوئی خاص نہیں ہُوا کرتا لیکن

یہ نادانی کی بات ہے۔ یُوں تو انسان بیمار ہوتے ہی ہیں اس لئے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ لوگ بیمار ہُوا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے کسی بیماری کے اسباب اور وجوہات دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ قومیں یونہی ہلاک نہیں ہو جایا کرتیں۔ بلکہ ان کے ہلاک ہونے کی بھی وجہ ہُوا کرتی ہے۔ اور ایک کے بعد دوسری کا اور دوسری کے بعد تیسری کا ہلاک ہونا بتاتا ہے۔ کہ کوئی ایسی بات ہے۔ جو ان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ اسے معلوم کرنا چاہیئے۔ جو قومیں ہلاک ہو چکی ہوں۔ ان کے متعلق دیکھنا چاہیئے۔ کہ کیوں ہلاک ہوئی ہیں۔ اور پھر ان کی ہلاکت کی جو وجوہات معلوم ہوں۔ انھیں عقلی طور پر اپنے اوپر چسپاں کرنا اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ہم میں بھی تو نہیں پائی جاتیں۔ دُنیا میں بہت سی باتیں معلوم کرنے کا یہی طریق ہوتا ہے۔ کہ جب ایک بات کئی جگہ پائی جاتے۔ اور اس کا ایک ہی قسم کا نتیجہ پیدا ہو۔ تو اسے اس نتیجہ کا باعث سمجھ لیا جاتا ہے۔ اسی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو قومیں ہلاک ہوئیں۔ ان کی ہلاکت کی کیا وجہ تھی۔ اور وہ وجہ اب بھی جہاں پائی جائے گی۔ اس کا نتیجہ ہلاکت ہوگی ؎

خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔ کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ۔ خوب غور کر کے دیکھ لو۔ قوموں کی ہلاکت میں ایک ہی قانون نظر آئے گا۔ اور ایک ہی باعث معلوم ہو گا۔ کہ ہلاک ہونے والی قوم مجرم ہوگی ؎

مجرم دُو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو قانون قدرت کو توڑیں۔ اور دوسرے وہ جو قانون شریعت کو توڑیں۔ اور جو لوگ ہلاک ہوں گے۔ وہ ان دونوں میں سے کسی نہ کسی قانون کے توڑنے والے ہوں گے۔ خواہ وہ قانون شریعت کو توڑنے والے ہوں۔ خواہ قانون قدرت کے۔ نعمت کے زوال اور ہلاکت کے آنے کے لئے ضرور کوئی نہ کوئی نافرمانی ہوگی ؎

وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝

اس دن مکذبین کے لئے بہت عذاب اور دکھ ہو گا۔

جبکہ ہمیشہ سے یہی طریق چلا آرہا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کا قانون توڑنے والے ذلیل اور ہلاک ہوتے ہیں۔ تو آج جو قانون توڑیں گے۔ وہ کل ضرور ہلاک ہونگے۔

اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ۝

اب تیسری دلیل دیتا ہے۔ فرماتا ہے۔ کیا ہم نے تم کو ایک نہایت ہی حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا ؎

فَجَعَلْنٰہُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۝

پھر ہم نے تمہیں ایسے مقام میں رکھا۔ جہاں اس حقیر پانی نے ترقی کی ؎

قرار مکین کیا ہے۔ ماں کا رحم ہے۔ فرمایا۔ ایسی جگہ رکھا۔ جہاں اس پانی کو تمکنت آسکتی تھی۔ وہ مقام ایسا تھا۔ جو ترقی اور نشو ونما دینے کی طاقت رکھتا تھا ؎

مقام۔ اس لئے ہوتا ہے۔ کہ انسان اس میں قرار پائے۔ اور قرار مکین ایسی جگہ کا نام ہے۔ جہاں انسان پیدائش سے قبل ٹھہرتا ہے۔ اور اس میں قوت اور کمال تک پہنچانے کی طاقت ہوتی ہے ؎

فرمایا۔ ایسے مقام پر رکھ کر اتنی حقیر چیز کو ہم نے اس قدر ترقی دی۔ کہ وہ کمالات تک پہنچ گئی ؎

بہت لوگ جزا و سزا کا اس لئے انکار کر دیتے ہیں۔ کہ انہیں انسان کی حالت بہت کمزور نظر آتی ہے۔ یہاں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ پہلی حالت دوسری حالت سے کمزور اور ادنیٰ ہوتی ہے۔ پہلی حالت پر قیاس کر کے یہ کہنا کہ دوسری اعلیٰ حالت حاصل نہ ہوگی۔ نادانی ہے۔ بے شک جنت کی نعماء کے مقابلہ میں انسان کی حالت بہت حقیر ہے۔ اور خیال ہوتا ہے۔ کیا اس حقیر انسان کو وہ جنت ملے گی۔ جس کی نعماء کی خوبی اور عمدگی کا اندازہ بھی نہیں لگایا جا سکتا۔ لیکن اگر ایک ایسے انسان کو جسے یہ معلوم نہ ہو۔ کہ منی کے قطرہ سے انسان بنتا ہے۔ منی کا قطرہ اور ایک بہت بڑا بادشاہ دکھا کر کہا جائے کہ اس قطرہ سے ایسا انسان بن سکتا ہے۔ تو کیا وہ اس بات کو تسلیم کرے گا۔ ہم چونکہ روزانہ دیکھتے ہیں۔ کہ قطرہ منی سے انسان بنتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس پر تعجب نہیں آتا۔ اور وہ جہاں جو ہمارے سامنے نہیں۔ اس کے متعلق جب کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اس انسان کو مُیسّر آئے گا۔ تو اس پر حیرت اور تعجب کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی انسان اس ارتقائی صورت سے ناآشنا ہو۔ کہ منی کے قطرہ سے انسان بنتا ہے۔ اور اس کے سامنے ایک بردست بادشاہ۔ ایک بہت بڑا عالم۔ ایک بہت بڑا مصلح انسان پیش کر کے پوچھا جائے۔ کیا اس قطرہ سے اس قسم کا انسان بن سکتا ہے۔ تو وہ اس قطرہ کو اسی طرح حقارت اور نفرت کی نظر سے دیکھے گا جس طرح آج نادان لوگ آخرت کی نعماء کے مقابلہ میں انسان کو دیکھتے ہیں ؎

فَجَعَلْنٰہُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ میں یہ بتایا۔ کہ نطفہ کو اس کے مناسب حال مقام میں بدل دیا جاتا ہے۔ جہاں وہ طاقت اور کمال حاصل کر کے انسان بن جاتا ہے ؎

اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝

ایک اندازہ کے مطابق اس مقام میں ہم اسے رکھتے ہیں۔ جہاں وہ نشو ونما پاتا ہے۔ یہی حال انسان کا دُنیا میں ہے۔ یہ اس دُنیا میں نطفہ ہوتا ہے اگلے جہان کے قابل بننے کے لئے۔ یہ کہنا کہ انسان اگلے جہان کے نعماء حاصل نہیں کر سکتا۔ ایسا ہی ہے جیسے یہ کہنا کہ نطفہ سے انسان نہیں بن سکتا ؎

فَقَدَرْنَا ۖ فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝

پھر ہم نے اندازہ کیا۔ اور ہم کیا ہی اچھا اندازہ لگانے والے ہیں ؎

انسان کو بھی عالم برزخ میں رکھ کر اگلے جہان کی نعماء حاصل کرنے کے قابل بنا دیا جائے گا۔ جس طرح نطفہ کو رحم مادر میں رکھ کر اس جہان کے سامانوں سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنا دیا جاتا ہے ؎

وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝

اس دن انکار کرنے والوں کے لئے ہلاکت اور تباہی ہوگی۔ کیونکہ وہ انکار اور اباء کی وجہ سے عظیم الشان ترقی حاصل کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے دینگے ؎

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا ۝

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی اور چمٹانے والی نہیں بنایا ؎

اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًاo

زندگی کی حالت میں بھی اور موت کی حالت میں بھی۔

علاوہ اس تعلق کے جو ان آیات کو اگلی آیتوں سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے ان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا استدلال کیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ زمین کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً۔ کہ زمین کو زندہ اور مُردہ کے جمع کرنے والی بنایا گیا ہے۔ پس زمین سے کسی کا نکلکر کہیں جانا ناممکن ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں۔ تو بھی اسی زمین میں ہیں۔ اور اگر فوت ہو گئے ہیں۔ تو بھی اسی زمین میں ہیں آسمان پر کسی صورت میں بھی نہیں جا سکتے ؂

اس جگہ کے لحاظ سے ان آیات میں یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ انسانی ترقی کے لئے خدا تعالیٰ نے تمام سامان اس دنیا میں پیدا کئے ہیں۔ اور زمین انسان کے لئے ایسا مقام ہے۔ جہاں وہ اپنی ہر قوت کو نشو و نما دے سکتا ہے۔ جس قدر انسان کی ضرورتیں ہیں۔ وہ سب خدا تعالیٰ نے زمین میں مہیا کر دی ہیں۔ خواہ وہ ضرورتیں زندگی کے لئے ہوں یا مُردہ ہونے کی حالت کے لئے ؂

اس وقت تک دنیا نے بڑی ترقی کی ہے۔ اور ہر زمانہ میں انسان کی نئی نئی ضرورتیں نکل رہی ہیں۔ بسا اوقات جن باتوں کو ضرورتیں کہا جاتا ہے، وہ عیش و عشرۃ کے سامان ہوتے ہیں۔ ضرورتیں نہیں ہوتیں۔ مگر عیش کے سامان بھی اسی زمین میں مل جاتے ہیں ؂

وَّجَعَلْنَا فِیْھَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّ اَسْقَیْنٰکُمْ مَّآءً فُرَاتًاo

پھر نہ صرف انسان کی ضرورتیں اسی زمین میں مہیّا کی گئی ہیں۔ بلکہ ان چیزوں کے جو صرف ہو جانے والی ہوتی ہیں۔ ذخائر بھی پیدا کر دئے گئے ہیں۔ مثلاً پانی ہے اس کے لئے دریا چلا دئے گئے۔ اور دریا چل نہیں سکتے تھے۔ جب تک پہاڑ نہ ہوتے جن پر برف پڑتی۔ اور پگھل کر بہتی رہتی۔ تو فرمایا۔ وجعلنا فیھا رواسی شمخت ہم نے اس زمین میں اونچے اونچے پہاڑ بنائے۔ جن سے پانی بہ کر تمہاری پیاس بجھاتا اور تمہاری ضروریات پوری کرتا ہے ؂

جب اس دنیا کے لئے ایسے سامان کئے گئے ہیں۔ کہ ہر ضرورت کو پورا کرنے کا سامان رکھا گیا ہے۔ اور کسی زمینی ضرورت کے متعلق نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اسے پورا نہیں کیا گیا۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ رُوحانی ضروریات کو خدا نے پُورا نہ کیا ہو۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے جسمانی ضروریات پوری کی ہیں۔ اسی طرح رُوحانی ضروریات کو بھی پُورا کیا ہے۔ اور جس طرح جسمانی ضروریات کے ذخائر رکھے گئے ہیں۔ مثلاً پانی کے لئے پہاڑ بنا کر دریا چلا دئے گئے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح روحانیت میں بھی ذخائر ہوتے ہیں۔ ایسے انسان پیدا کئے جاتے ہیں۔ جو اپنے اندر روحانیت کے ذخائر رکھتے ہیں۔ اور ان سے روحانیت کے دریا بہتے ہیں ؂

وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَo

اس دن انکار کرنے والوں کے لئے بہت دُکھ اور عذاب ہو گا ؂

بقیہ رکوع اوّل

(۲۰ر نومبر ۱۹۲۸ء)

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی مَا کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَo

خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔ انطلقوا چلو الیٰ ما کنتم بہٖ تکذبون۔ اس چیز کی طرف جس کا تم انکار کیا کرتے تھے۔ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ وہ اسی امر کو جھٹلاتے تھے۔ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی کلام انسان کی ہدایت کے لئے آنا ضروری نہیں۔ کیونکہ انسان کے لئے اس دُنیا کے سوا اور کوئی دنیا نہیں ہے۔ اور جو زندگی اس دُنیا میں ہی بسر ہوتی ہے۔ اس کے لئے کسی آسمانی کلام کی ضرورت نہیں ہے ؂

اس دعوے کی تصدیق اس سُورہ کے پہلے حصہ میں بیان کی گئی ہے۔ اب یہاں خدا تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے۔ کہ وہ چیز جس کا تم انکار کرتے ہو۔ آخر تمہیں ملنے والی ہے۔ وہ کہاں ملے گی؟ اگر اس سے مراد اگلے جہاں کا عذاب ہے۔ تو یقیناً ساتھ ہی اس دنیا کا عذاب بھی مُراد ہے۔ کیونکہ یہاں اللہ تعالےٰ نے زندوں کو مخاطب کیا ہے۔ اور دلیل دیتا ہے کہ یہ یہ ثبوت ہیں اس بات کے۔ کہ اس دنیا میں خدا کا کلام آتا ہے۔ اور یہ ثبوت ہیں اس بات کے۔ کہ اس دنیا کے بعد اور زندگی ہے۔ پس خدا تعالیٰ نے زندوں کو یہ کہا ہے۔ کہ انطلقوا الیٰ ما کنتم بہٖ تکذبون۔ اس میں اگر اخروی عذاب مُراد ہے۔ تو ساتھ ہی دنیوی عذاب کا بھی حصہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ بطور دلیل ہو۔ پس یہاں جس عذاب کا ذکر ہے وہ اخروی ہے اور دنیوی بھی ؂

آگے اس کی تشریح خدا تعالیٰ یُوں فرماتا ہے:۔

اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍo لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّھَبِo اِنَّھَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِo

انطلقوا۔ چلو اس چیز کی طرف۔ وہ کیا چیز ہے۔ ما کنتم بہ تکذبون ہے۔ جسے تم جھٹلاتے تھے۔ وہ ظل ذی ثلث شعب یہ ہے۔ کہ اس کی تین شاخیں ہیں

شعب:۔ قسم۔ شاخ۔

فرمایا:۔ اس کی تین شاخیں ہیں۔ جیسے درخت کی شاخیں ہوتی ہیں۔ جب معنوی چیز کے لئے شاخ کا لفظ استعمال ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے تین ظہور ہیں۔ یا اس کی تین اقسام ہیں۔ اس لحاظ سے گویا دو معنے بن گئے۔ ایک یہ کہ تین قسم کی وہ چیز ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کے تین ظہور ہیں۔ وہ کیا ہے۔ لا ظلیل ولا یغنی من اللھب انھا ترمی بشرر کالقصر۔ مفسرین یہاں کہتے ہیں اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی چیز تین شاخوں والی ہوگی۔ جس کی یہ صفات بیان کی گئی ہیں۔ حضرت خلیفۃ اوّل رضی اللہ عنہ اس کے متعلق فرماتے ذی ثلث شعب کے آگے تین ہی باتیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک لا ظلیل۔ دوسری یہ کہ ولا یغنی من اللھب تیسری یہ کہ انھا ترمی بشرر کالقصر اور ذی ثلث شعب سے یہی تین باتیں مُراد ہیں

عرق نور

یہ عرق سریع التاثیر۔ کثیر الفوائد ارزاں قیمت آپکو کیا فائدہ دیگا۔ اگر امراض جگر یا تلی میں مبتلا ہیں۔ یا آپ گرم سرد ہو گئے ہیں۔ یا آنکھیں زرد۔ بدن پھیکا پڑ گیا ہے۔ یا خون کی کمی سے آپ کمزور ناتوان ہو گئے ہیں۔ یا بسبب کسی مرض کے جوڑوں میں درد ہے۔ یا جسم پھول گیا ہے۔ سانس چڑھ جاتا ہے۔ یہ عرق آپ کو چند روز میں توانا کر دیگا۔ مصفی خون اعلیٰ ہے۔ جسم میں خون پیدا کر کے آپ کو سرخ رنگ بنا دیگا ہزاروں مریض اچھے ہوئے ہیں۔ جو بسبب امراض جگر یا دیس ہو گئے تھے۔ مستورات کے لئے بانجھپن کی یہ ایک ہی دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے ماہواری خرابی دور ہو کر قابل تولید بچہ دانی ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ ایام استعمال میں پرہیز کوئی نہیں۔ جو چاہیں کھائیں۔ کام کریں غسل کریں۔ باوجود ان فوائد کے قیمت صرف ایک روپیہ ایک بوتل میں ۲ اخوراک ہونگی۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ بیرونجات میں خشک دوائی روانہ کی جاویگی۔ پرچہ ترکیب ساتھ ہوگا۔

۲۔ مرض بواسیر خونی بعدہ ہفتہ عشرہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ مسے خود نکل جاتے ہیں یا مریض خود نکال لیتا ہے۔ یا نکالے جا سکتے ہیں۔ مسے نکالنے میں۔ نہ خون نکلے گا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ قیمت ۱ روپیہ

۳۔ عرق اسرار ی حمیدیہ۔ اس سے درد شقیقہ ایک منٹ میں جاتا رہتا ہے۔ پھر ۴ سال تک نہیں ہوتا خورد شیشی ایک روپیہ (عہ)

۴۔ عرق حیرت انگیز رشیدیہ۔ شیر خوار بچوں کی مرگی ایک خوراک سے جاتی رہتی ہے۔ پھر عود نہیں ہوتی عمر

۵۔ عرق نیرنگ خیال اس سے درد عصبہ ایک منٹ میں دور ہو جاتا ہے۔ مگر چھ روز متواتر استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت ۶ ر

۶۔ دوا سیاہی مائل سفوف تریاق افیون۔ خواہ کسی نے خودکشی کے لئے کھائی ہو۔ یا کسی نے کھلا دی ہو۔ مریض قریب المرگ ہونے لگا ہو۔ اس کی زندگی میں اگر ۲ منٹ باقی ہیں۔ تو اس سفوف کے اندر جانے سے ۱۰ منٹ میں ہوش آ جاویگا۔

یہ سفوف ہرگز خراب نہیں ہوتا قیمت ۲ چھٹانک پانچ روپیہ دمہ کے مریض اور بواسیر کے مریض جلسہ پر آنیوالے کے ہمراہ آویں تو انشاء اللہ ان ہی ایام میں اچھے ہو کر واپس جاویں گے قیمت للعہ ر

المشتہر

ڈاکٹر نور بخش پنشنر گورنمنٹ انڈیا اینڈ افریقہ

بیرون کٹڑا ب قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

جلسہ پر اعلیٰ درجے کے زیور تیار لیں

میں نے کچھ عرصہ باہر رہنے کے بعد اب قادیان میں اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ جو دوست کسی قسم کا کوئی زیور چاندی یا سونے کا جلسہ تک تیار کرانا چاہیں۔ تو مطلع فرمائیں۔ جلسہ تک تیار کر دیا جائیگا۔ پچاس روپے سے زائد مالیت کے زیور کیلئے کم از کم پانچ روپے بعیانہ آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیا جائے۔ جلسہ پر اور کئی قسم کے زیور تیار کئے جائیں گے۔ خواہشمند دیکھ کر خرید سکتے ہیں۔ چاندی سونے کے پرانے زیور خریدے جا سکتے ہیں۔

احمد دین شمس الدین زرگر قادیان

ہماری دلی خواہش یہ ہے۔ کہ احباب اچھی گھڑیاں خریدیں جن کی قیمت کم از کم دس روپے ہو۔ تاکہ عرصہ دراز تک ان کے آرام اور ہماری نیک نامی کا باعث ہو۔ علاوہ گھڑیوں کے بجلی کی روشنی کے پاکٹ لیمپ بھی مل سکیں گے۔

نوٹ:۔ احباب اپنی گھڑیاں دکھلا دیں۔ اور اصلاح شدہ یاد کر کے ہم سے لے لیں۔

المشتہر

حافظ سخاوت علی احمدی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی شالیمار بہاولپور

رشتہ درکار ہے

ایک احمدی نوجوان راجپوت جے۔ وی پاس مدرس بمشاہرہ ۲۰ روپیہ ماہوار کیلئے رشتہ مطلوب ہے۔ لڑکی جے۔ وی پاس یا کم از کم پرائمری تک تعلیم یافتہ ہو۔ اور گھر پر مسکول میں تعلیم دینے کی استعداد رکھتی ہو۔ خط و کتابت بنام:۔

محمود احمد شاہ سپرنٹنڈنٹ جرائم پیشہ اقوام ۱۹۱ الف خانیوال ضلع ملتان

ناظرین الفضل کیلئے خاص رعایت

اہل جرمن کی حیرت انگیز ایجاد

تین روپے کی بجائے ڈیڑھ روپیہ

جرمن گولڈ کی نہایت خوبصورت نفیس اور نازک ٹھوس چوڑیاں بندے اور گلوبند اور چندن ہار ابھی ابھی تیار ہو کر آئے ہیں۔ یہ اس قدر نفیس و دلفریب ہیں کہ صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ مستورات کیلئے بہترین تحفے ہیں ایک روپیہ میں پانچ روپے کا کام نکل سکتا ہے۔ کوئی تجربہ کار سے تجربہ کار شخص مثلاً زرگر صراف جوہری لوگ بھی شناخت نہیں کر سکتے۔ اگر خالص سونے کے زیوروں میں انکو ملا دیا جائے تو کوئی الگ نہیں کر سکتا۔ معزز بیگمات نے اس کو پسند کیا ہے۔ چاندنی میں وہ بہار دکھاتی ہیں کہ ہاتھوں میں نور برستا ہے۔ آپ بھی اپنی خاتون کو محروم نہ رکھیں۔ قیمت چوڑی فی سٹ عہ بندے فی جوڑا عہ چندن ہار للعہ گلوبند فی عدد عہ محصولڈاک بذمہ خریدار ہے۔

نظیر برادرس چوڑی فروش بازار مٹیا محل دہلی

اندرون قصبہ ایک سفید زمین

قابل فروخت ہے۔ جو مسجد مبارک سے قریباً دو اڑھائی صد فٹ کے فاصلہ پر قصبہ کے مشرقی حصہ میں واقع ہے۔ رقبہ دس مرلہ

مرزا بشیر احمد قادیان

احمدی احباب کو خوشخبری

ہم نے امرتسر میں آنیوالے دوستوں کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے متصل مسجد خیر دین ہال بازار امرتسر میں ان کیلئے کھانے اور رہائش کا اعلیٰ انتظام کر دیا ہے۔ جن دوستوں کو امرتسر آنے کا اتفاق ہو۔ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں البتہ بستر دوست اپنے ہمراہ لائیں۔ بعد میں شکایت نہ ہو۔

خاکسار چوہدری اللہ بخش مستری وزیر ہند پریس ہال بازار امرتسر

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ۔ ۲۹ر نومبر۔ مہا ستھان میں آثار قدیمہ کی تحقیق و تفتیش کے لئے زمینوں کی کھدائیاں جاری ہیں۔ مہا ستھان ضلع مالدہ میں بوگرا سے سات میل شمال میں واقع ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب وہ پرانا شہر نکل آئیگا۔ جو ایک ہزار سال پہلے کا ہے۔ اور اس کا اغلب نام پوندروردھانہ ہے۔ یہ بنگال کا سب سے پرانا دارالسلطنت ہے

لاہور۔ ۳۰ر نومبر۔ چیف خالصہ دیوان کا ایک وفد جو ۴۰ سکھوں پر مشتمل تھا۔ زیر قیادت سردار سندر سنگھ مجیٹھہ گورنر پنجاب کی خدمت میں باریاب ہوا۔ اور ایک سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا ؛

گجرات۔ ۳ر دسمبر۔ موضع ککرالی میں ایک شخص حویلی رام کا چھوٹا بھائی مرض نمونیہ میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹر نے کہدیا۔ کہ بیچ نہیں سکتا۔ اس پر حویلی رام مکان کی بالائی منزل پر گیا۔ اس نے پہلے گولی سے اپنی بیوی کو ہلاک کر دیا۔ اور پھر اپنے گولی مار کر ہلاک ہوگیا

لاہور۔ ۳ر دسمبر۔ آج دو بجے بعد دوپہر پنجاب لیجس لیٹو کونسل کا اجلاس زیر صدارت خان بہادر چوہدری شہاب الدین منعقد ہوا۔ سائمن کمیشن کی آمد پر سٹیشن لاہور پر جو فساد ہوا تھا۔ اس کی تحقیقات کیلئے کمیٹی مقرر کرنے کی قرارداد پیش کردہ ڈاکٹر عالم پر بحث ہوئی۔ اکثر ممبران نے تقریریں کیں رائے شماری پر ریزولیوشن کے حق ۲۱ اور اس کے خلاف ۵۱ رائیں ہوئیں ؛

مدراس۔ ۳ر دسمبر۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کے وقائع نگار مقیم کونور نے نیلگری کی پہاڑیوں پر برق و باراں کے دہادہ کے ہولناک واقعات لکھے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ کہ گھاٹ کی سڑک میتو پالایم اور نیلگری کی ریلوے کو جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کا اندازہ دو تین لاکھ تک کیا جاتا ہے۔

لاہور۔ یکم دسمبر۔ سر محمد شفیع کی قیادت میں مسلمانوں کا ایک وفد ہز ایکسلنسی سر جیوفری ڈی مانٹمورنسی گورنر پنجاب کی خدمت میں مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کو واضح کرنے کیلئے حاضر ہوا۔ ہز ایکسلنسی نے فرمایا۔ کہ یونیورسٹی کے تعلیمی اور انتظامی اداروں میں نمائندگی کی صورت کے متعلق حکومت غور کر رہی ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں مسلمانوں نے میدان تعلیم میں کافی ترقی کر لی ہے ؛

امروہہ۔ یکم دسمبر۔ بہرہ کے افسوسناک واقعات کے سلسلہ میں اس وقت تک ۳۲ ہندو گرفتار ہو چکے ہیں۔ ابھی بعض ملزم لاپتہ ہیں۔ جن کی جائداد کی قرقی ہو گئی ہے۔

سکندر آباد۔ ۴ر دسمبر۔ حکومت نظام کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حضور نظام ۱۵ر دسمبر کو کلکتہ روانہ ہو جائیں گے۔ اور وہاں تین ہفتے قیام فرمائیں گے۔ یہ سفر غیر رسمی ہوگا ؛

دہلی۔ ۴ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر گاندھی جی نے اب پھل اور بکری کا دودھ وغیرہ بھی پینا ترک کر دیا ہے۔ اب آپ صرف تیل کی بھاجی اور معمولی روٹی کھا رہے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس خوراک کا خرچ بارہ روپے ماہوار سے زیادہ نہیں ہے ؛

ناگپور۔ ۴ر دسمبر۔ کونسل صوبجات متوسط نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور اس فیصلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کونسل نے سائمن کمیٹی بھی مقرر نہیں کی تھی۔ لیکن وزرا نے فیصلہ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کمیشن سے تعاون کیا ہے۔ کونسل کی طرف سے وزراء کی اس کارروائی کے خلاف اظہار مذمت کیا گیا ہے ؛

لاہور۔ ۶ر دسمبر۔ قبائل کی باغیانہ سرگرمیوں کے متعلق جو جلال آباد کے نواح تک محدود ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ باغی منتشر کر دئے گئے۔ ایک مختصر جنگ میں جو شہر کے قریب ہوئی۔ دس باغی ہلاک ہوئے۔ اور اسی قدر نقصان شاہی افواج میں ہوا۔ پشاور کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ چھاؤنی کی عمارتوں پر حملہ کرنے میں باغیوں کی مزاحمت نہیں کی گئی۔ اور اس کی وجہ یہ تھی۔ کہ یکم دسمبر کی صبح سے پیشتر شاہی سپاہ کو اس کے متعلق کوئی حکم موصول نہیں ہوا تھا۔ جنگ مختصر مگر خونریز ہوئی۔ شنواری بے ترتیبی سے پسپا ہو کر بھاگ گئے۔ محاصرہ جلال آباد کے قلیل زمانہ میں باغیوں نے ان صوبجاتی دفاتر کو جو باغ کوکب میں تھے آگ لگا دی۔ اسی طرح انگریزی ڈاکخانہ جو باغ شاہی میں تھا نذر آتش کر دیا گیا۔ حکومت افغانستان کے ادنےٰ ملازمین کے مکانات بھی جلا دئے گئے تین لاریوں کا بھی جن پر پٹرول جا رہا تھا یہی انجام ہوا حکومت کی خریدکردہ دس نئی موٹریں بھی ان کے ساتھ تباہ کر دی گئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ امان اللہ خاں اب تک سخت تدابیر اختیار نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ضرورت ان کی داعی ہے۔ دیگر صوبجات میں بے قاعدہ سپاہ بھرتی کی جا رہی ہے۔ اور باقاعدہ فوج بھی بسرعت تمام جلال آباد کی طرف پیش قدمی کر رہی ہے۔ شورش اس وقت تک نواح جلال آباد تک محدود ہے۔ دیگر قبائل کو اس شورش میں شریک ہونے سے روک دیا گیا ہے۔

بمبئی۔ ۵ر دسمبر۔ مسٹر فضل ابراہیم رحمت اللہ کے برقی پیغام کا جواب دیتے ہوئے نواب صاحب چھتاری فرماتے ہیں۔ کہ یہ بیان قطعاً غلط بے بنیاد ہے۔ کہ صوبجات متحدہ کی گورنری کا کام مجھے غیر معمولی طور پر گراں محسوس ہوا۔ نواب صاحب یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر چار ماہ کے لئے مجھے گورنری پیش بھی کی جاتی تو میں اس کو منظور کرنا پسند نہ کرتا ؛

لکھنؤ۔ ۵ر دسمبر۔ آج مشترکہ کانفرنس کی خدمت میں ڈویگر رانی آف منڈی (صوبہ متحدہ) کی سرکردگی میں خواتین کا ایک وفد حاضر ہوا۔ اس وفد میں مسز احمد شاہ (سابق رکن کونسل) اور مسز چیتمبر تھیں۔ وفد نے بیان کیا۔ کہ صوبہ متحدہ کے ۱۵ لاکھ رائے دہندگان میں سے صرف پچاس ہزار عورتیں ووٹر ہیں۔ ارکان وفد نے اس بات پر زور دیا۔ کہ صوبہ متحدہ کی کونسل میں خواتین کو چار جداگانہ نشستیں ملنی چاہئیں ؛

بمبئی۔ ۴ر دسمبر۔ آج یہاں موٹر کاریں تیار کرنے کا کارخانہ کھل گیا۔ فی الحال اس میں پانچسو کاریگر ملازم رکھے گئے ہیں۔ ملازمین میں امریکن اور یورپین کاریگر بھی رکھے گئے ہیں۔

بمبئی۔ ۵ر دسمبر۔ پسماندہ طبقوں کی طرف سے گورنر بمبئی کو الوداعی سپاسنامہ پیش کیا گیا جس کے جواب میں گورنر نے پسماندہ جماعتوں کی اس خواہش سے ہمدردی ظاہر کی۔ کہ ان کی آبادی کے لحاظ سے ان کا سیاسی اثر و نمائندگی بھی ہونی چاہیئے۔ گورنر نے کہا کہ اس وقت تک ان کی براہ راست نمائندگی کے راستہ میں اس وجہ سے رکاوٹ پیدا ہوتی رہی ہے۔ کہ ان کی آبادی تمام صوبوں میں منقسم ہے اور کافی طور پر وہ منظم صورت میں نہیں ہے ؛

ناگپور۔ ۳۰ر نومبر۔ سی۔ پی و برار کی مستورات کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے مسز بیرام جی صدر نے کہا۔ کہ اب ہم مردوں کے بنائے ہوئے قوانین نہیں مانیں گی۔ اور اپنی حالت میں اصلاح کرینگی۔ عورتوں کی پہلی ضروریات لڑکیوں کیلئے لازمی پرائمری تعلیم ہے۔

غیر ممالک کی خبریں

لنڈن ۵ر دسمبر۔ ملک معظم نے رات آرام سے کاٹی چہارشنبہ کی صبح کو ایک بلیٹن شائع کیا گیا۔ جس میں بیان کیا گیا۔ کہ امن امر کی امید کرنے کے وجوہ پائے جاتے ہیں۔ کہ بیماری کا چڑھاؤ جس نے ملک معظم کے درجہ حرارت کو بڑھا دیا تھا۔ وہ بتدریج کم ہو رہا ہے۔ سہ شنبہ کو ملک معظم کا درجہ حرارت پیشتر سے زیادہ تھا جس سے آپ نے دن کم آرام سے کاٹا لیکن ہفتہ مختتمہ میں آپ کی حالت میں جو عام اصلاح ہوئی تھی۔ وہ قائم رہی۔ سہ شنبہ کو پریوی کونسل کا اجلاس ملک معظم کی خوابگاہ کے ساتھ کمرہ باریابی میں منعقد ہوا۔ سر جائنسن ہکس نے لارڈ بالفور کی غیر حاضری میں صدر کے فرائض انجام دئے۔ اور ملک معظم باجلاس کونسل کا حکم جس میں مشیران سلطنت کے قیام کی رائے دیگئی تھی دروازہ میں کھڑے ہو کر سنا یا ملک معظم نے چند فٹ دور لیٹے ہوئے تمام کارروائی بخوبی سماعت فرمائی۔ بعد میں آپ نے حکمنامہ پر دستخط ثبت کئے

ہندوستان سے انگلستان کو جو دولت گئی ہے۔ اس کا تخمینہ مسٹر ولیم ڈگبی کے حساب کی رو سے ۱۹۰۴ء کے آخر تک ۵۰۷ ارب روپیہ ہے ؛

برسبین۔ ۳ر دسمبر۔ انگلستان کی کرکٹ ٹیم۔ ایم۔ سی۔ سی نے آسٹریلیا کے بالمقابل ۵۲۱ رنز کیں۔ اکیلے مسٹر ہینڈرسن کا سکور ۱۶۷ تھا آسٹریلیا والے پہلی اننگز میں ۱۲۳ اور دوسری میں ۶۶ کر کے ہار گئے۔

لنڈن ۲ر دسمبر۔ آنریبل مسٹر جسٹس سالٹر جج ہائیکورٹ کنگز بنچ کا انتقال ہو گیا۔ آپ ۱۹۰۱ء سے اس عہدے پر ممتاز تھے۔

روزنامہ خلافت نے کسی اخبار سے یہ معلوم کیا ہے کہ ایران کی وزارت تعلیم نے ترکی وزارت سے درخواست کی ہے کہ وہ ان رسائل کو ایران بھیجے جو لاطینی حروف کی تعلیم کیلئے تصنیف کئے گئے ہیں تاکہ وہ ایرانی اساتذہ کی رہنمائی کا کام دیں۔ اور موجودہ حروف کے بجائے ایران میں ترویج حروف لاطینی میں سہولت ہو ؛

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

اخبار احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھنے والوں کے لئے اعلان

بعض احباب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھتے وقت پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں۔ یا نامکمل پتہ لکھدیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خطوط کا جواب نہیں دیا جاسکتا۔ اور ایسے دوستوں کو جواب نہ ملنے پر شکایت ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ جس خط میں پہلے خط کا جواب نہ ملنے کی شکایت کی جاتی ہے۔ اس میں بھی بالکل پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل دوستوں سے استدعا ہے کہ پتہ لکھنے میں تساہل سے کام نہ لیا کریں۔ اور صاف خوشخط و مکمل پتہ لکھا کریں۔ تاکہ جواب لکھنے میں آسانی ہو۔ والسلام

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری قادیان دارالامان۔

سلطان صلاح الدین کے واقعات کی تمثیل

علم تاریخ بے شک کتابوں میں لکھا جاتا۔ اور یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ اگر وہی واقعات ڈرامہ اور تمثیل کے طور پر پیش کئے جائیں۔ تو وہ ذہن میں ایسے راسخ ہو جائیں گے۔ کہ اگر کالنقش فی الحجر سے اس کو تشبیہ دیجائے۔ تو بے جانہ ہوگا۔

اس بات کو مدنظر رکھکر ایک نہایت ہی اہم تاریخی واقعہ کو احباب کے ذہن نشین کرنے کے لئے ایک عربی ڈرامہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو امسال جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ العزیز عمل میں لایا جائے گا۔ جس سے یہ ظاہر کرنا بھی مقصود ہے۔ کہ ہمارے پاس ایک ایسی جماعت موجود ہے جس کے افراد غیر معمولی طور پر عربی بول چال پر قادر ہیں اور وہ عربی زبان اچھی طرح سیکھنے کے بعد اپنے عزیز ہموطنوں کے لئے کمال دلچسپی کے سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ ڈرامہ میں دکھلایا جائے گا۔ کہ گذشتہ زمانہ میں کیونکر عیسائی سلطنتوں کی آپس میں لڑائیاں رہیں۔ اور کیونکر رچرڈ اور سلطان صلاح الدین کے درمیان ایک طویل جنگ کے بعد صلح ہوئی۔ پھر بعد میں کس طرح مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان خوشگوار تعلقات پیدا ہوئے۔ اور یہ بھی بتایا جائیگا۔ کہ زمانہ گذشتہ میں مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان محبت و اتحاد اور باہمی دوستی و رفاقت کمال تک پہونچی ہوئی تھی۔

محمد سلیم متعلم منتہم کلاس مدرسہ احمدیہ قادیان

تلاش عزیز

محمد حنیف ولد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب احمدی مرحوم ساکن آڑھا ضلع نوگیر ۷-۸ ماہ سے مفقود الخبر ہے۔ کلکتہ میں گرینڈ ہوٹل کے پاس چورنگی روڈ پر محمد الدین ماسٹر ٹیلر کے ہاں ملازم تھا۔ نوجوان ہے رنگ گندمی اور قد کا ذرا چھوٹا ہے اگر کسی احمدی برادر کو پتہ لگ جائے۔ تو مجھے مطلع کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ اور اگر محمد حنیف خود اس تحریر کو پڑھے۔ تو اس کو جاننا چاہیئے۔ کہ چھ ماہ ہوئے۔ جو والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ غمزدہ ماں تمہاری مفقود الخبری میں نہایت مضطرب ہیں۔ لازم ہے۔ کہ فوراً آکر ان کو ملو۔ ورنہ کم از کم اپنا پتہ دو۔ محمد یوسف احمدی ڈاکخانہ مہگاؤں سی پی

درخواست ہائے دعا

۱۔ بندہ قریباً ایک سال سے بعارضہ درد پسلی بیمار ہے۔ بہت علاج کیا۔ آرام نہیں ہوا۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔ محمد حسین چک ۳۱۲

۲۔ سید سردار حسین صاحب اوورسیر ۳ دسمبر کو اچانک موٹر کے نیچے آگئے ہیں۔ ان کے سر میں بہت زیادہ چوٹ آئی ہے۔ اور منٹگمری سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز بندہ کی ہمشیرہ بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔ نذیر احمد خاں سیکرٹری انجمن احمدیہ منٹگمری۔

۳۔ میری لڑکی قریباً پندرہ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار رحمت علی رسول (گجرات)

ولادت

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھ کو دوسرا فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم سلسلہ اور خادم دین بنائے۔ آمین

مستری محمد حسین یوگنڈہ

۲۔ ۱۹ نومبر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولود کی عمر دراز کرے اور خادم سلسلہ بنائے حکیم عبد الکریم احمدی گوکھووال

دعائے مغفرت

۱۔ ۲۴۔ نومبر چوہدری عطا الٰہی صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت غوث گڑھ اس دار فانی سے رحلت کر کے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ احباب دعائے مغفرت کریں مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی تھے۔ سابقین اولین میں سے تھے۔

حکیم عبد الرحمٰن قریشی

۲۔ ۲۶۔ نومبر کو میری والدہ صاحبہ واصل الی اللہ ہو گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار محمد اسمٰعیل بادشاہ گوکھووال

۳۔ مسماۃ تاج بی بی صاحبہ زوجہ شیخ حیات محمد صاحب سوداگر چرم ۲۲۔ نومبر کو وفات پاگئیں احباب دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار علی محمد غفر اللہ عنہ انفیر وز پور

۴۔ خواجہ شمس الدین صاحب احمدی حکوالوی (جو سلسلہ کے پرانے اور مخلص خادم ہیں) کا جوان اور اکلوتا بیٹا ۲۸۔ نومبر ۱۹۲۸ء کو اس جہان فانی کو خیر باد کہکر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ اور احباب سلسلہ سے التجا ہے۔ کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار شمس الدین احمدی۔ نگپور

۵۔ خاکسار کے دادا صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم حاجی تھے اور وصیت کی ہوئی تھی۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد یار مولوی فاضل

۶۔ ۲۸۔ نومبر۔ ہمارے عزیز بھائی تاثیر الدین صاحب بعارضہ نمونیا انتقال فرما گئے۔ آپ ضلع کھلنا میں اکیلے احمدی تھے نہایت مستعد اور سرگرم احمدی تھے۔ ان کی تجہیز و تکفین غیر احمدیوں نے کی۔ جملہ احمدی احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ اور دعائے مغفرت فرمائیں۔ مظفر الدین چوہدری کلکتہ۔

نہرو رپورٹ کے خلاف جلسے

سیالکوٹ میں جلسہ

مسلمانان سیالکوٹ کا ایک جلسہ زیر اہتمام انجمن احمدیہ منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس ہوئے:۔

(۱) مسلمانان سیالکوٹ کا یہ جلسہ تمام نہاد آل پارٹیز کانفرنس لکھنؤ کی قبول کردہ نہرو رپورٹ کے خلاف پُر زور احتجاج ملبند کرتا ہے کیونکہ صحیح معنوں میں وہ آل پارٹیز کانفرنس کہلانے کی مستحق نہیں۔ اور اس میں مسلمانان ہند کے جائز حقوق کو جس بے دردی سے پامال کیا گیا ہے۔ وہ تو بے حد قابل افسوس ہے۔

(۲) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے۔ کہ ہندوستان کے دستور اساسی میں سب سے اول یہ بات منظور ہونی چاہیئے۔ کہ جب یہاں ڈومینین کی طرز پر حکومت قائم ہو۔ تو اس میں طریق حکومت فیڈرل ہونا چاہیئے۔ جیسا کہ ممالک متحدہ امریکہ۔ سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں رائج ہے۔ یعنی ہندوستان کے تمام صوبے اپنے اپنے انتظام میں کلی طور پر خود مختار رہوں۔ ہاں امور مشترکہ کے لئے کچھ حقوق صوبجات کی طرف سے مرکزی حکومت کو دیدئے جائیں۔ نہ کہ مرکزی حکومت کی طرف سے صوبجات کو کچھ حقوق ملیں۔

(۳) اس جلسہ کے نزدیک دستور اساسی میں یہ شرط بھی لازمی طور پر ہونی چاہیئے۔ کہ ہر قوم کو اس کی آبادی کی بنا پر حق نیابت ملے۔ اور ہر قوم اپنے اپنے نمائندے خود منتخب کرے۔ اور حکومت کے تمام صیغوں میں ملازمتیں بھی تمام اقوام کو ان کی آبادی کے تناسب سے ملنی چاہئیں۔ (۴) صوبہ سرحدی۔ سندھ اور بلوچستان کو بھی دوسرے تمام صوبوں کی طرح نیابتی حکومت ملنی چاہیئے (۵) جن صوبوں میں کوئی قوم ۲۰ فیصدی کے تناسب سے کم ہو۔ اسے حق نیابت کچھ زیادہ ملنا چاہیئے۔ بشرطیکہ اکثریت اقلیت میں تبدیل نہ ہو جائے۔ (۶) مرکزی حکومت میں مسلمانوں کو کم از کم ⅓ حق نیابت ملنا چاہیئے۔ (۷) صوبہ سندھ کو آزاد صوبہ بنانے کے لئے اگر کبھی مختلف صوبوں کی حدود قابل تبدیلی سمجھی جائیں تو ان میں تبدیلی اس وقت ہو جبکہ اس صوبہ کی ¾ آبادی اس پر صاد کرے۔ اور اس تبدیلی سے اس صوبہ کی اکثریت بھی اقلیت میں نہ بدل جائے (۸) اس جلسہ کی تمام کارروائی کی اطلاع گورنمنٹ پنجاب گورنمنٹ ہند۔ سائمن کمیشن۔ ہر دو مسلم لیگوں اور اسلامی اخبارات کو بھیجی جائے۔

محمد بشیر سیکرٹری تبلیغ شہر سیالکوٹ

تنگالی ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جلسہ

۲۳ نومبر جملہ مسلمانان تنگالی ضلع ڈیرہ غازیخاں کا مشترکہ جلسہ زیر صدارت جناب سردار قاضی محمد حیات خاں صاحب بلوچ منعقد کیا گیا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بکثرت رائے سے پاس ہوئے:۔

(۱) مسلمانوں کا یہ جلسہ گورنمنٹ اور سائمن کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ نہرو رپورٹ مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔ کیونکہ اس میں مسلمانوں کے مفاد سے متعصبانہ لاپرواہی کی گئی ہے (۲) ہندوستان کو صوبجاتی کامل خود اختیاری کے ساتھ فیڈرل طرز کی حکومت ملنی چاہیئے۔۔۔۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

مملکت کابل میں علماء کی مفسدہ پردازی

جس بات کا خطرہ تھا۔ وہ ہو کر رہی۔ یعنی کابل کے ملا ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے سے باز نہ آئے۔ اور انہوں نے ایک حصہ ملک میں بدامنی اور بغاوت پیدا کرا ہی دی۔ جس کی طرف حکومت کابل کو متوجہ ہونا پڑا۔ اور وہ تعزیری کارروائیوں کے لئے مجبور ہو گئی چنانچہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ جہاں باغی قبایل کی سرکوبی کے لئے فوجی دستوں کو حرکت دی گئی۔ اور ہوائی جہازوں سے بم گرائے گئے۔ وہاں ملا عبدالرحمن کو جو وزارت عدلیہ کی عدالت ماتحت کے افسر اعلیٰ تھے۔ اور ان کے داماد ملا فضل حق سابق قاضی لغمان کو فوجی عدالت نے بغاوت کا مجرم قرار دے کر گولی سے مروا دیا۔ اور ایک اور شخص ملا عبدالقادر کو بھی اسی جرم میں سزائے موت دی گئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی اور کئی ایسے لوگ جن پر حکومت کے بڑے بڑے احسان تھے۔ اور وہ بڑی آرام اور آسائش کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اسی الزام میں ماخوذ ہیں۔ خدا جانے ان کا کیا انجام ہوتا ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ وہ لوگ جو دینی علوم کے ماہر اور مسلمانوں کے مذہبی رہنما ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔ وہ اپنی ملکی حکومت کے خلاف بغاوت اور فساد پھیلانا کیونکر جائز قرار دے لیتے ہیں۔ بحالیکہ اسلام نے اس کی قطعاً اجازت نہیں دی۔ بلکہ ایک بدوضع حبشی بھی اگر حکمران ہو۔ تو اس کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔ ہاں یہ اجازت ضرور دی ہے۔ کہ اگر حکومت کے احکام اور قوانین کی پابندی کرنا کسی وجہ سے منظور نہ ہو۔ تو اس کے حدود سے نکل جانا چاہیئے۔ اور اپنے لئے خدا تعالےٰ کی وسیع سرزمین میں کوئی اور ٹھکانا تلاش کر لینا چاہیئے۔ کابل کے مولویوں اور ملاؤں کو اگر حکومت کے خلاف کوئی شکایت پیدا ہوئی تھی۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ اس کے انسداد کے لئے آئینی طریق سے جد و جہد کرتے۔ حکومت کو اس کے متعلق پورے حالات سے آگاہ کرتے۔ اور دلائل کے ساتھ بتاتے۔ کہ جس امر کو وہ ناپسند کرتے ہیں۔ اس میں فلاں فلاں نقص اور خرابیاں ہیں۔ اگر حکومت ان مصالح کی معقولیت ان کے ذہن نشین نہ کر سکتی۔ جن کی بنا پر اس نے وہ حکم نافذ کیا۔ جس کے خلاف شکایت پیدا ہوئی۔ اور ان کے خیال میں اسے مذہبی لحاظ سے جائز اور روا ثابت نہ کر سکتی۔ لیکن باوجود اس کے اس کے نفاذ پر مصر بھی رہتی۔ تو علماء کا یہ کام تھا۔ کہ صاف طور پر کہہ دیتے۔ ہم چونکہ اس قسم کے احکام کی تعمیل نہیں کر سکتے۔ اور انہیں اپنے مذہب کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اس لئے اس ملک سے ہجرت اختیار کرتے ہیں۔ یہ ان کا بالکل جائز اور مناسب مطالبہ ہوتا۔ اس پر اگر حکومت رضامند ہو جاتی۔ تو انہیں امن کے ساتھ ملک سے نکل جانا چاہیئے تھا۔ اور اگر وہ اپنی اس کارروائی کو محض خدا تعالےٰ کی رضا اور اس کے دین کے احترام کے لئے سمجھتے۔ تو انہیں یہ بھی وثوق ہونا چاہیئے تھا۔ کہ خدا تعالےٰ ان کے لئے خود انتظام کریگا۔ اور وہ ضائع ہونے کی بجائے پہلے سے بھی زیادہ آرام و آسائش کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے۔ ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغماً کثیرا وسعۃ کہ جو راہ خدا میں ہجرت کریگا۔ وہ زمین میں ہجرت کی بہت جگہ پائیگا۔ اور بڑی وسعت۔ لیکن اگر ان کی قسمت میں یہ نہ ہوتا۔ اور وہ ملک سے نکلنے پر موت کا شکار ہو جاتے۔ تو بھی انہیں سمجھنا چاہیئے تھا۔ ان کی ہجرت ضائع نہیں گئی۔ کیونکہ جو لوگ خدا کی راہ میں ہجرت کرتے ہیں۔ اور وہ اسی حالت میں فوت ہو جاتے ہیں۔ ان کے متعلق فرماتا ہے۔ ومن یخرج من بیتہ مھاجراً الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ کہ جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کر کے نکلے۔ پھر اس پر موت آ جائے۔ تو یقیناً اس کا اجر اللہ تعالےٰ پر لازم ہو گیا۔

پس جب دونوں حالتوں میں خدا تعالےٰ نے اپنے رستہ میں ہجرت کرنے والوں کے لئے خاص انعام رکھے ہیں۔ تو علماء کابل میں سے وہ لوگ جو اس ملک کے کسی حکم کی اطاعت کرنا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف سمجھتے تھے انہیں اس سے نکل آنے میں کوئی تردد نہ ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ انہوں نے بجائے اسلام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے کے لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا کی خلاف ورزی شروع کر دی۔ اور ملک میں فساد اور بغاوت پھیلانے لگ گئے۔ ان کی یہ حرکت کسی بھی عقلمند انسان کے نزدیک قابل معافی نہیں ہو سکتی۔ اور حکومت کابل نے ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے۔ اس میں کوئی انہیں قابل ہمدردی نہیں قرار دے سکتا۔ ہاں اگر وہ بغیر کسی قسم کا فتنہ و فساد پھیلانے کابل کی سرزمین سے نکل آنے پر آمادہ ہو جاتے۔ اور پھر حکومت ان کو روک کر ان پر جبر و تشدد کرتی۔ تو اس صورت میں یقیناً وہ قابل ہمدردی سمجھے جاتے۔ اور ان کا حق تھا۔ کہ اپنی جان و مال کی حفاظت کرنے کیلئے انہیں جو کچھ کرنا پڑتا۔ کرتے۔ اس کے سوا انہیں کسی قسم کے مقابلہ کی قطعاً اسلام اجازت نہیں دیتا۔ لیکن رونا یہی ہے۔ کہ اسلامی احکام کی بہت کم پرواہ کی جاتی ہے۔ اور اس طرح اپنے لئے آپ ہلاکت کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ بہتر ہو کہ مملکت کابل میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے والے اب بھی عقل و خرد سے کام لیں۔

ہندو اور مسلمانوں کی دکانیں

معاصر آریہ گزٹ (۱۷ر نومبر) میں "ایک دکھ کی بات" کے عنوان سے کورو کھشیتر کے میلہ کے متعلق لکھا ہے:-

"ہمیں دکھ سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ ۲۲ کروڑ ہندوؤں کے ہندوستان میں ہوتے ہوئے بھی اور اس بات کا دم بھرتے ہوئے بھی کہ ہم سب سے بڑے تجار ہیں۔ جگہ جگہ مسلمانوں کی دکانیں دکھائی دیتی تھیں۔"

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ایک ہندو کسی مسلمان کی دکان سے خرید کر کوئی شے کھانے پر موت کو ترجیح دیتا ہے۔ اس لئے کسی ہندو اجتماع میں ایک مسلمان اشیائے خوردنی کی دکان کھولنے کی تو جرات ہی نہیں کر سکتا۔ پس لازماً کورو کھشیتر کے میلہ میں مسلمانوں کی عام اشیاء کی چند ایک دوکانوں کا ہی وجود تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ اس پر ہندوؤں کا اس قدر شور و واویلا ان مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔ جو بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کمال آزادی کے ساتھ ہندوؤں کی دوکانوں سے اشیاء خوردنی خرید کر اپنی بے غیرتی اور بے حمیتی کا ثبوت دیتے ہیں۔

امداد بیوگان

کلکتہ کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ہندو بیواؤں کی امداد کے لئے ایک ہندو سیٹھ نے جس نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ اڑھائی لاکھ روپے کی گرانقدر رقم دی ہے۔ وہ لوگ جو ہندو قوم میں بیواؤں کی دردناک اور روح فرسا حالت سے واقف ہیں۔ اور جو آئے دن اخبارات میں ہندو بیواؤں کی المناک داستانیں پڑھتے رہتے ہیں۔ یقیناً اس ہندو سیٹھ کو مستحق آفریں سمجھیں گے۔ اسلام نے بیوہ کو دوسری شادی کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ اور اس وجہ سے بہت حد تک مسلم بیواؤں کو اس قدر مصائب سے نہیں گزرنا پڑتا۔ لیکن پھر بھی بعض اوقات بتقاضائے عمر یا کثیر العیال ہونے کے باعث بعض بیواؤں کو بہت سی تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض

اوقات انہیں آریہ سماج یا کسی فوج کی پناہ لینی پڑتی ہے۔ اس طرح قوم کا ایک حصہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں مسلمانوں کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ کوئی ایسا انتظام کریں۔ جس سے ان بیواؤں کو جن کا زندگی گذارنے کا کوئی اور سہارا نہ ہو۔ مدد مل سکے ؛

مسلمان طلباء کی حق تلفی

پنجاب میں مسلمانوں کی باوجود کثرت آبادی کے تعلیمی حالت جس درجہ افسوسناک ہے۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ مسلمان بچوں کی تعلیم کا خاص طور پر خیال رکھے لیکن محکمہ تعلیم کے ہندوؤں کے قبضہ میں ہونے کی وجہ سے نہ صرف مسلمانوں کی کوئی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی۔ بلکہ ان کے راستہ میں مشکلات اور روکاوٹیں پیدا کی جاتی ہیں۔ گذشتہ امتحان میٹری کولیشن کے متعلق اخبار انقلاب میں جو بعض باتیں شائع ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ کس طرح مسلمانوں کی حق تلفی ہو رہی ہے۔ گذشتہ سال ۲۷ وظائف ہندو سکولوں کے طلباء کو ملے۔ اور صرف پانچ وظیفے اسلامیہ سکولوں کے طلباء کو۔ گورنمنٹ سکولوں میں ۲۷ وظائف گئے ان میں سے صرف ۹ مسلمان طلباء کے حصے میں آئے۔ ۱۵ ہندوؤں کو اور تین سکھوں کو ملے۔ یونیورسٹی کے عام وظیفوں میں سے صرف ۳ مسلمانوں کو ملے۔

یہ صرف ایک پہلو کا ذکر ہے۔ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ پنجاب کے تعلیمی محکمہ میں مسلمانوں سے کیا سلوک ہو رہا ہے۔

زمیندار اور کسر صلیب

اخبار زمیندار (۳۰ نومبر) لکھتا ہے:-

"ضلع شاہ پور میں کسر صلیب

۴۳ عیسائی خاندانوں کا قبول اسلام"

اس ذیل عنوان کے نیچے چک ۱۰۸ ضلع شاہ پور کے متعلق ایک خبر درج ہے۔ جسکا مفاد یہ ہے۔ کہ وہاں عیسائی مشنری بہت زور سے اپنے مذہب کی اشاعت میں مصروف تھے۔

"بالآخر حاجی اللہ رکھا صاحب کی غیرت ملی جوش میں آئی اور آپ نے پادریوں کے دجل کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ مجلس مناظرہ میں عیسائیوں کو شکست فاش ہوئی۔ اور وہ دم دبا کر بھاگ گئے۔ جمعہ کے روز چک کی مسجد میں تیس عیسائی خاندان حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔"

کیا اس سے یہ سمجھا جائے۔ کہ "کسر صلیب" کے مفہوم کے متعلق ہمارے اور ہمارے مخالفین کے درمیان جو اختلاف تھا۔ اس کے متعلق زمیندار نے ہمارے مفہوم کو درست تسلیم کر لیا ہے۔ اور آئندہ وہ "کسر صلیب" سے لکڑی اور دھات کی صلیبوں کا توڑنا مراد نہیں لیگا۔ بلکہ عیسائیت کی تردید سمجھیگا۔ کہ یہی اس کا صحیح مفہوم ہے۔ جو شخص تیس عیسائی خاندانوں کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کو "کسر صلیب" سے تعبیر کرتا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کاسر صلیب ہونے سے کیسے انکار کر سکتا ہے۔ جن کے خدام کے ہاتھ پر سینکڑوں ہزاروں عیسائی مسلمان ہو چکے ہیں ؛

چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب ایک عرصہ سے سل اور ذیابیطس کے دو گونہ حملوں کا شکار ہو رہے تھے۔ علاوہ ازیں کئی بار دماغی عوارض میں بھی مبتلا رہ چکے تھے۔ اس لئے ہم انہیں قابل ہمدردی سمجھتے تھے۔ مگر اچانک انہوں نے ایسا پلٹا کھایا۔ اور اس طرح پر پرزے نکال کر میدان صحافت میں آ کودے ہیں۔ کہ اب ہمیں ان کے بیمار ہونے کے متعلق ہی شبہ پیدا ہو رہا ہے۔

کجا تو یہ کہ خواجہ صاحب اہم سے اہم اور ضروری سے ضروری امور کے متعلق یہ کہکر اپنے آپ کو بری الذمہ سمجھ لیں۔ کہ میری صحت مجھے کچھ لکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ اور اگر اپنے ان "مخلص احباب" کے مجبور کرنے پر جو بقول ان کے ان کی موت کے آرزو مند ہیں۔ چند سطور لکھیں۔ تو شور مچا دیں۔ کہ جس قدر مجھے افاقہ ہوا تھا وہ اس مشقت کی وجہ سے جاتا رہا۔ لیکن کجا یہ کہ اپنی مخلص احباب کی تائید میں صفحوں کے صفحے لکھنے لگ گئے۔ یہ حیرت انگیز انقلاب نہیں۔ تو کیا ہے ؛

ہمیں اس پر اس لحاظ سے تو خوشی ہوئی کہ خواجہ صاحب کو ان کے مخلص احباب کی امیدوں کے خلاف صحت ہو گئی۔ اور وہ پھر میدان عمل میں کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے۔ لیکن یہ دیکھکر افسوس بھی ہوا۔ کہ انہوں نے چھوٹتے ہی اپنی پہلی روش کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ انہیں چاہئے تھا۔ کہ صحت یابی کے شکریہ میں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرتے۔ اور خدا کے اس خوف کو اتنی جلدی دل سے نہ نکال دیتے۔ جو دوران علالت میں ان پر طاری رہا۔ یا جس کے طاری ہونے کا گمان کیا جا سکتا ہے۔

چند دن ہوئے خواجہ صاحب نے "قادیان اور ہم" کے عنوان سے "پیغام صلح" میں جناب مرزا سلطان احمد صاحب کے ٹریکٹ کے متعلق ایک طویل مضمون شائع کرایا۔ جس کی تمہید میں جناب مرزا صاحب کو مخاطب کر کے لکھا:-

"آپ جانتے ہیں۔ کہ سوست فریقین میں سے کوئی بھی میاں محمود احمد صاحب یا حضرت مولوی محمد علی صاحب کے خلاف کوئی کلمہ بد منہ سے نہ نکالے کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ میری قلم یا زبان اس امر کی کبھی مرتکب ہوئی ...... گذشتہ تیرہ سال سے میں نے پبلک میں اپنی کسی تقریر یا تحریر میں کبھی ایک لفظ تک میاں صاحب کی ذات یا نیت کے خلاف نہیں کہا۔ ہاں میں یہ مانتا ہوں۔ کہ کسی پرائیویٹ جلسے میں سلسلہ کی موجودہ افسوسناک حالت کو دیکھکر میں نے کچھ کہا ہو تو کہا ہو"

خواجہ صاحب نے اس خیال سے کہ ان کی پرانی تقریریں اور تحریریں کسے یاد ہوں گی۔ اپنی کسی تحریر اور تقریر کے متعلق تو یہاں تک کہدیا۔ کہ "کبھی ایک لفظ تک میاں صاحب کی ذات یا نیت کے خلاف نہیں کہا"۔ لیکن پرائیویٹ جلسے میں "کچھ" کہنے سے انکار نہ کر سکے۔ جس کی وجہ غالباً یہ ہوگی۔ کہ جناب مرزا صاحب کے سامنے بھی انہوں نے کئی بار "کچھ" کہا ہوگا۔ ورنہ جب وہ اپنی تقریر و تحریر کے متعلق انکار کر گئے۔ تو پرائیویٹ جلسوں کی نسبت خواہ مخواہ اقرار کرنے کی کیا ضرورت تھی

سمجھ میں نہیں آتا۔ خواجہ صاحب نے کس برتے پر یہ دعوےٰ کر دیا۔ کہ "گذشتہ تیرہ سال سے میں نے پبلک میں اپنی کسی تقریر یا تحریر میں کبھی ایک لفظ تک میاں صاحب کی ذات یا نیت کے خلاف نہیں کہا"۔ اگر دماغی لحاظ سے بھی وہ صحت یاب ہو چکے ہیں۔ تو کہنا پڑیگا۔ انہوں نے دیدہ دانستہ وہ دعویٰ کیا۔ جس میں صداقت کا کوئی شائبہ بھی نہیں۔ اگر خواجہ صاحب کو اس بات کا اعتراف نہ ہو تو براہ مہربانی صرف اپنے اس چھوٹے سے ٹریکٹ کو پڑھ لیں۔ جو "احمدی جماعت میں منافرات" کے نام سے انہوں نے شائع کیا تھا۔

خواجہ صاحب بتائیں۔ انہوں نے اپنے اس ٹریکٹ میں حسب ذیل الفاظ کس کے متعلق لکھے۔ اور پبلک میں شائع کئے تھے۔

"آپ کا اترانا ممبر خطبہ کو ذلیل کر رہے ہیں"

"میاں صاحب مکرم کی باتیں ہمیشہ اسالیت کلام اور قواعد صحت کلام سے بہت حد تک الگ ہوتی ہیں"

"کیا وہ جھوٹ نہیں بول رہا"

"وہ ایک بیہودہ فعل ہی نہیں کرتے۔ بلکہ وہ اپنے اندرونہ کا ناقابل پسند نقشہ دنیا کو دکھانے لگے ہیں"

"بھولے بھالے میاں صاحب علم اور عامہ فہم و ادراک سے پیار نہ رکھنے والے میاں صاحب"

"میاں صاحب کے قلب میں کونسے جذبات رات دن موجزن رہتے ہیں۔ میں ان کا نام حسد رکھوں یا کینہ رکھوں"

یہ صرف چند فقرات نقل کئے گئے ہیں۔ جو خواجہ صاحب کے اتنے بڑے دعویٰ کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے کافی ہیں۔ جس شخص کی زبان اور قلم سے ایسے ایسے ناپاک اور خلاف تہذیب الفاظ نکل چکے ہوں۔ اس کا یہ کہنا۔ کہ "گذشتہ تیرہ سال سے میں نے پبلک میں اپنی کسی تقریر یا تحریر میں کبھی ایک لفظ تک میاں صاحب کی ذات یا نیت کے خلاف نہیں کہا"۔ اگر دیدہ دانستہ غلط بیانی نہیں۔ تو حافظ نباشد کا مصداق ضرور ہے ؛

لجنہ اماء اللہ قادیان کی دعوتِ چائے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کی تقریریں

قادیان میں گرلز ہائی سکول

گرلز ہائی سکول قادیان کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ امید ہے۔ ہم تین چار ماہ تک گرلز ہائی سکول کے لئے زمین خریدنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور انشاء اللہ ۱۹۲۹ء میں عمارت کی بنیاد رکھ دیں گے ؞

(حضرت امامِ جماعت احمدیہ)

یکم دسمبر ۱۹۲۸ء لجنہ اماء اللہ قادیان نے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے مبلغ انگلینڈ کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ جس میں نہایت خوبی کے ساتھ ان کی دینی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ نیز اُن کی اہلیہ صاحبہ کی تعریف و توصیف کی جنھوں نے مولوی صاحب موصوف کی عدم موجودگی میں خوبی کے ساتھ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بوجھ اٹھائے رکھا۔ اور بڑے صبر اور شکر کے ساتھ مشکلات کو برداشت کیا۔

ایڈریس پڑھے جانیکے بعد مولوی صاحب موصوف نے حسبِ ذیل تقریر کی:۔

بچوں کی تربیت کے متعلق دستور العمل

بچوں کی تعلیم و تربیت کرنے کے قابل بنانے کے لئے پہلے عورتوں کی تعلیم اور تربیت کی ضرورت ہے اس کے لئے ایک دستور العمل بنایا جائے۔ جس میں بتایا جائے کہ بچوں کی تربیت کس طرح کرنی چاہیئے ؞

(حضرت امامِ جماعت احمدیہ)

جناب درد صاحب کی تقریر

سیدی۔ لجنہ اماء اللہ کے ایڈریس کو سُن کر جو میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ جہاں مجھے نہایت ہی خوشی ہوئی ہے۔ وہاں مجھے

لجنہ کی سب سے پہلی سکرٹری صاحبہ

کی یاد لازماً آگئی ہے۔ جس محنت۔ جس اخلاص۔ جس تندہی اور جس کوشش کے ساتھ انھوں نے اس کام کی بنیاد ڈالی۔ گو جیسا کہ سب تحریکات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ یہ تحریک بھی حضورؓ ہی کی طرف سے تھی۔ لیکن بوجہ اس کے کہ آپ لجنہ کی پہلی سکرٹری تھیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کام کی بنیاد میں سب سے زیادہ دخل اُن کا تھا۔ چونکہ ان دنوں مجھے ان کے طفیل لجنہ کی کچھ خدمت کرنے کا موقعہ ملتا رہا۔ اور پھر خصوصاً اس لئے کہ میری غیر حاضری میں وہ دنیا سے کوچ کر گئیں۔ اس لئے جہاں مجھے ان کے کام کو جاری اور پہلے سے زیادہ پھیلا ہؤا دیکھ کر خوشی ہوئی وہاں ان کی

وفات کا صدمہ

خود بخود تازہ ہو گیا۔ اس موقعہ پر میں آپ سب اصحاب سے اور خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان کے لئے اور اُن کی اولاد کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ نیز جس کام کی بنیاد ان کے ہاتھوں رکھی گئی۔ اس کے بابرکت ہونے کے لئے۔ اور خصوصاً اس بات کے لئے کہ

موجودہ سکرٹری صاحبہ

ان کا نعم البدل ثابت ہوں۔ دعا فرمائی جائے۔

اس کے بعد اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک تقریر میں فرمایا تھا۔ کہ:۔ ایسے مواقع سے بہتر سے بہتر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ گو بظاہر وہ اس موقعہ سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ لیکن مجھ سے بہت بڑا تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے اس کا ذکر کرتا ہوں۔ اور وُہ

حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا شکریہ

ہے۔ میری غیر حاضری کے ایام میں جس محبت جس شفقت اور جس الفت سے آپ نے میرے عزیزوں سے تعلق رکھا۔ جب میں آپ کی طبیعت کی نزاکت اور حساس ہونے پر نظر کرتا ہوں۔ تو شرمندہ ہو جاتا ہوں۔ باوجود کئی قسم کی مشکلات کے آپ نے اس احسن طور پر میرے اس فرض کو پورا کیا۔ جو عزیزوں اور رشتہ داروں کے متعلق مجھ پر عائد ہوتا تھا۔ کہ اگر میں خاص طور پر ان کا شکریہ ادا نہ کروں۔ اور ان کے لئے دعا کرنے کے متعلق عرض نہ کروں۔ تو یہ میرے لئے سخت نازیبا ہوگا ؞

اس کے بعد میں

لجنہ کی خدمت میں ایک درخواست

کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ ممالک غیر میں جانے والے مبلغین کے لواحقین کے متعلق نظارت دعوت و تبلیغ میں ایک رجسٹر رکھا گیا ہے جس میں ایسے خانے بنائے گئے ہیں۔ جن میں ان کی ضروریات کا اندراج ہوا کرے گا۔ یہ مفید چیز ہے۔ اور اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محکمہ متعلقہ باہر جانے والے مبلغین کے لواحقین کی مشکلات سے ناواقف نہیں۔ لیکن

معاملہ کی نزاکت

کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ کہنے کی جراٴت کرتا ہوں۔ کہ اگر محکمہ کی بجائے لجنہ اماء اللہ اس کام کو کرے۔ تو زیادہ خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکتا ہے۔ کیونکہ مستورات کی بعض ایسی ضروریات ہوتی ہیں۔ جنھیں رجسٹر کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ اور پھر ایسے رجسٹر کے جس کے انچارج مرد ہوں۔ اگر لجنہ اس طرف توجہ کرے۔ تو یہ کام زیادہ عمدگی کے ساتھ ہو سکتا ہے ؞

اس سے میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ لجنہ کو پہلے اس طرف توجہ نہیں۔ توجہ ہے۔ مگر میں یہ کہہ رہا ہوں۔ کہ زیادہ توجہ کی جائے۔ لجنہ کے لئے یہ ایک نہایت بہترین کام ہے۔ اور لجنہ بہتر طور پر اس کے کرنے کی اہل ہے ؞

اس کے بعد میں اس بات کا بھی اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس شخص سے جو کسی دوسرے ملک میں کام کر کے آئے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ وُہ

مفید حالات

سنائے۔ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ اس سے علم بڑھتا ہے۔ اس

لجنہ اماء اللہ قادیان کے لئے بہترین کام

لجنہ اماء اللہ قادیان بیرونی ممالک میں جانے والے مبلغین کے زنانہ لواحقین کی مشکلات میں امداد دینے کا کام اپنے ہاتھ میں لے کیونکہ مستورات کی ضروریات کو کسی رجسٹر کے سپرد نہیں کیا جا سکتا۔ اور خاص کر ایسے رجسٹر کے سپرد جو مردوں کے چارج میں ہو لجنہ کیلئے یہ بہترین کام ہے۔ اور لجنہ بہتر طور پر اسکے کرنے کی اہل ہے

(مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے)

بچوں کی تعلیم و تربیت اور عورتیں

عورتوں کو مردوں کا پورا پورا رفیق زندگی ثابت کرنا چاہیئے۔ ان کے ہر کام میں ممکن امداد دینی چاہیئے۔ اور خاصکر گھروں کی صفائی اور بچوں کی تعلیم و تربیت میں خاص طور پر دلچسپی لینی اور شوق کا اظہار کرنا چاہیئے۔ یہ کام مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ عمدگی سے کر سکتی ہیں ؞

(مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے)

بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر کسی کو موقعہ ملے۔ تو وہ کوشش کرتا ہے۔ کہ ایسی بات پیش کرے۔ جس سے یہاں کے دوست فائدہ اٹھا سکیں۔ پس اگر میں ولایت کی کسی خوبی کا اظہار کروں۔ تو کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئیے۔ کہ بحیثیت احمدی یا مسلم میں اسے اپنے ہاں کمزوری قرار دیتا ہوں۔ بلکہ اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حکمت کی بات جہاں سے ملے۔ لے لینی چاہئیے۔ وُہ کسی کی نہیں بلکہ مومن کی اپنی ہے۔ پس اس ارشاد کے ماتحت اچھی بات جہاں سے ملے۔ اسے قبول کر لینا چاہئیے۔

ایک بات جس کا وہاں رہتے ہوئے مجھے خاص طور پر احساس تھا۔ اور اب وہاں سے آجانے پر بھی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر دنیا میں کوئی

حقیقی اور سچا مذہب

ہے۔ تو وُہ احمدیت ہے۔ وُہ لوگ جو اپنے آپ کو خدا سمجھتے ہیں۔ جو علمی اور دنیوی ترقی میں اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتے ان کے بڑے بڑے مدیروں سے میں نے باتیں کیں۔ تو مجھے معلوم ہُوا۔ وُہ

اندر سے بالکل کھوکھلے

ہو چکے ہیں۔ گو ان میں ظاہرہ خوبیاں ہیں۔ جن کی وجہ سے کام کر رہے ہیں۔ مگر روحانی اور اخلاقی لحاظ سے بالکل تہی دست ہیں۔ ہاں اگر وُہ اسلام قبول کر لیں۔ تو ان کی ظاہری خوبیوں کو بھی پائداری حاصل ہو سکتی ہے۔ اور روحانی اور اخلاقی خوبیاں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ اسلام قبول نہ کریں۔ تو نہ ان کی ظاہری طاقت باقی رہ سکتی ہے۔ نہ ان کی ظاہری خوبیوں کو قیام حاصل ہو سکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے جو مشرقی لوگ مغرب سے ہو کر واپس آتے ہیں۔ وہ مغرب کی ہر ایک بات کے دلدادہ ہو کر آتے ہیں۔ وہ انہی کے طریق پر رہنا سہنا شروع کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ اس طرح

ترقی کا اعلےٰ معراج

انھیں حاصل ہو گیا ہے۔ لیکن یہ بالکل غلط اور محض دھوکہ ہے۔ مجھے جرمنی میں ایک ہندوستانی طالب علم ملا جس نے بڑے درد سے بیان کیا۔ میرے ملک کے لوگ اس وقت یورپ کی تقلید کی کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ خود یورپ اپنی باتوں سے تنگ آچکا ہے۔

اس کی یہ بات سُن کر مجھے خیال آیا۔ ایک ایسا شخص جو سلسلہ احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس پر جب یہ اثر ہے۔ تو وُہ لوگ جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان پر کیا اثر ہونا چاہئیے۔ بات یہ ہے۔ وہ لوگ جو اندھا دھند یورپ کی تقلید کرتے ہیں اگر ذرا بھی سوچیں۔ تو یورپ کی تمام باتوں کی تقلید کرنا فخر نہ سمجھیں۔

چونکہ یہ موقعہ لجنہ کی طرف سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لئے ایک دو باتیں میں عورتوں کے متعلق ہی کہنا چاہتا ہوں۔ ہمارے دل میں ہر وقت یہ احساس ہونا چاہئیے۔ کہ ہم نے دنیا کو ہدایت کرنی ہے۔ اور ہمارے پاس وہ صداقت اور حقیقت ہے۔ جو دنیا میں کسی کے پاس نہیں۔ اس لئے اگر ہم دوسروں کی اچھی باتیں بھی اپنے اندر پیدا کر لیں۔ تو بہت جلدی ہماری کوششیں بارآور ہو سکتی ہیں۔

وہاں کی عورتوں کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو

مردوں کا پورا پورا رفیق

سمجھتی ہیں۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ وہاں شادی کی غرض اور باتوں کے علاوہ رفاقت سمجھی جاتی ہے۔ جو کام مرد کرتے ہیں۔ وہی عورتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ ہر کام میں وہ مردوں کو مدد دینے کی پوری پوری کوشش کرتی ہیں۔ اس طرح مردوں سے خلا ملا کی وجہ سے بعض خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ مگر میں اسوقت انکی برائیاں بیان کرنا نہیں چاہتا۔ ان کی اچھی باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہاں عورتیں

اولاد کی تربیت اور تعلیم

کے متعلق خاص دلچسپی لیتی ہیں۔ استادوں کے ساتھ آدمی کم تعلق رکھتے ہیں۔ عورتیں زیادہ ان سے حالات معلوم کرتی رہتی ہیں۔ اور ان کو مردوں کی نسبت زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لڑکا یا لڑکی تعلیم میں کیسے ہیں۔ مطلب یہ کہ بچوں کی تعلیم میں عورتیں زیادہ شوق اور دلچسپی کا اظہار کرتی ہیں۔

علاوہ اس کے

ظاہری صفائی اور کھانے پینے کا انتظام

عمدگی کے ساتھ کرتی ہیں۔ وہاں دیکھا گیا ہے۔ کہ لوگ کھانا اس وقت کھائیں گے۔ جب اچھی طرح صفائی کر لیں۔ اور سامان قرینہ کے ساتھ رکھ لیں۔ خواہ کسی کو خود ہی کھانا پکانا پڑے۔ خود ہی میز لگانا ہو۔ خود ہی برتن صاف کرنے ہوں۔ غرض خواہ سب کچھ خود ہی کرنا پڑے مگر باقاعدہ طریق اور عمدگی کے ساتھ سامان تیار کر کے کھائیں گے۔ یہ نہیں۔ کہ جہاں بیٹھ گئے [illegible] جس طرح بیٹھ گئے۔ کھانے لگ گئے۔ ان کی یہ عادت ایسی ہو گئی ہے۔ کہ اگر اس کے خلاف ہو۔ تو وہ اس طرح تکلیف محسوس کرینگے۔ جس طرح افیم کے نشہ والا افیم نہ ملنے پر کرتا ہے۔ یہ کیفیت ہماری قوم میں اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک عورتیں اس میں دلچسپی نہ لیں۔ بعض گھروں میں جب بچے بڑے ہو کر [illegible] تو ان سے کام لیا جاتا ہے۔ وہ برتن دھوتے ہیں۔ اور چھوٹے [illegible] کام کرتے ہیں۔ پھر قرینہ سے سب کھانا کھاتے ہیں۔

اسی طرح جب چھوٹا لڑکا یا لڑکی گھر سے باہر جاتے۔ تو ماں اس میں اپنی ہتک سمجھتی ہے۔ کہ اس کے بالوں میں کنگھی نہ کی گئی ہو۔ یا اس کے ہاتھ مونہہ صاف نہ ہوں۔ یا کپڑے گندے ہوں۔

اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہمارے گھروں میں ہماری مستورات ان باتوں کا خیال رکھیں۔ تو بہت صفائی ہو سکتی ہے۔ اور اچھی تربیت کی جا سکتی ہے۔ خاص طور پر

لجنہ کی ممبر خواتین

کو یہ باتیں رائج کرنی چاہئیں۔ یہ بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ اور اسلام کی باتیں ہیں۔ مگر ان کا فائدہ بہت بڑا پہنچ سکتا ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے اوقات مقرر ہوں۔ صبح کا ناشتہ۔ دوپہر کا کھانا شام کی چائے اور پھر کھانا۔ اس طرح نہ صرف اخراجات میں بچت ہو سکتی ہے۔ اور کام عمدہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ

بچوں کے اخلاق اور عادات

کی بھی اصلاح ہو سکتی ہے۔

ہمارے گھروں میں عام طور پر چھوٹے بچے اس قسم کی باتوں پر لڑتے ہیں۔ کہ مجھے فلاں چیز نہیں ملی۔ دوسرے کو ملی ہے۔ اس طرح بچوں کے اخلاق پر برا اثر پڑتا ہے۔ چونکہ ایسی باتوں کی اصلاح عورتیں ہی بہتر طور پر کر سکتی ہیں۔ اس لئے انھیں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئیے۔ اگر اس طرف عورتیں تھوڑی سی بھی توجہ دیں۔ تو ہماری اگلی نسلیں اس لحاظ سے بھی بہت ترقی یافتہ ہو سکتی ہیں۔ ان باتوں میں مردوں کا اتنا دخل نہیں۔ جتنا عورتوں کا ہے۔ آج

یورپ کی عورتوں کی آزادی

اور ان کے حقوق کے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔ مگر وہاں ۱۹۲۵ء تک عورت کو یہ بھی حق نہ تھا۔ کہ بچوں کی تربیت میں حصہ لے سکے۔ اب پارلیمنٹ نے ماں کو بھی اس کے متعلق اتنا ہی حق دیا ہے۔ جتنا باپ کا ہے۔ گو اب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اس طرح تربیت کا کوئی بھی ذمہ دار نہیں رہتا۔ یہ حق ایک کو ہی ملنا چاہئیے۔ مگر عورتیں ان باتوں میں پوری دلچسپی لیتی ہیں۔ اور ان باتوں کا شوق رکھتی ہیں۔ ان کا یہ جذبہ اتنا بڑھا ہوا ہے۔ کہ کئی قسم کے نقائص اور خرابیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر ان کا ذکر کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ بلکہ ان کی اچھی باتوں کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

اخیر میں میں دوستوں اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ ہماری جماعت میں سب اچھی باتیں پیدا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر

پہلے تو میں سمجھتا ہوں۔ درد صاحب کی ایک ذمہ داری ہے جس کی طرف میں انھیں توجہ دلاؤں۔ گو اب ان کے لئے بولنے کا موقعہ نہیں۔ مگر دل میں اس فروگذاشت کا اقرار کر سکتے ہیں۔ جو انھوں نے اپنی تقریر میں عورتوں کو آدمیت سے خارج کرنے میں کی ہے عورتیں بھی آدمیت کے مقام پر اسی طرح ہیں۔ جس طرح درد صاحب ہیں۔ یا ہم ہیں۔ اگر انسان

آدم کی اولاد

ہونے کی وجہ سے آدمی کہلاتے ہیں۔ تو درد صاحب کا یہ حق نہیں کہ خود آدمی بن جائیں۔ اور عورتوں کو آدمیت سے خارج قرار دے دیں۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس میں عورتوں کا بھی دخل ہے۔ وُہ کہا کرتی ہیں۔ پردہ کر لو مرد آ گئے۔ یا اس قسم کے اور فقرات بولتی ہیں پس چونکہ وُہ خود بھی اپنے آپ کو آدمیت سے خارج کرتی ہیں۔ اس لئے درد صاحب کو بھی غلطی لگ گئی۔

درد صاحب نے اس وقت جو باتیں بیان کی ہیں۔ وُہ مفید ہو سکتی ہیں۔ لیکن

ایک چیز

ہے۔ جو اس قسم کی تحریکیں کرنے والے لیکچرار نظر انداز کر جایا کرتے ہیں

اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کی نگاہ ہمیشہ ولایت کے اعلیٰ طبقہ پر پڑتی ہے۔ ادنےٰ طبقہ یا غربا کے طبقہ پر وُہ نظر نہیں ڈالتے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ یورپ کے تعلیم یافتہ طبقہ کی حالت یہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ کی نسبت بہتر ہے۔ مگر دوسرے طبقوں میں میں نے خود ایسے لڑکے لڑکیاں دیکھے ہیں۔ جن کے بال بکھرے ہوئے اور چہرے میلے کچیلے تھے۔ ایسے بچے میں نے اٹلی میں بھی دیکھے۔ اور انگلینڈ میں بھی۔ در اصل صفائی اور تربیت میں بہت کچھ دخل

تعلیم اور مالی حالت

کا بھی ہوتا ہے۔ ایک دوست جو مخلص تھے۔ جب جرمن گئے۔ تو دہریہ ہو کر واپس آئے۔ چونکہ ان کے دیرینہ تعلقات تھے۔ اور دل میں محبت تھی۔ ملنے کے لئے آ گئے۔ انھوں نے چھوٹتے ہی مجھ سے کہا۔ یہ بھی کوئی ملک ہے جس میں ہم رہتے ہیں۔ اور یہاں کے لوگ بھی کوئی آدمی کہلانے کے مستحق ہیں۔ وہاں بڑی صفائی ہوتی ہے۔ لوگ بڑے مہذب ہیں۔ پھر بڑی دلیری سے کہنے لگے۔ (اس وقت ہم مسجد کے پاس کے کمرہ میں بیٹھے تھے) بے ادبی معاف اسی کمرہ کی حالت دیکھیئے۔ یہ بھی کوئی انسانوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ گرگشتن روز اول کشتہ بے ادبی معاف کہنے کی ضرورت نہیں۔ ذرا اس ملک کی حالت کا بھی اندازہ لگا لیجئے جس میں یہاں اور وہاں کے لوگ رہتے ہیں۔ اور پھر یہ بھی دیکھ لیجئے۔ کہ اس ملک کا جہاں دن میں تین تین دفعہ آندھیاں آتی ہیں اس ملک سے کیا مقابلہ ہے۔ جہاں ہر موسم میں سردی ہوتی ہے۔ اور کثرت سے بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔ سو وہاں کے لوگ صدیوں سے ہم ایشیاؤں کو لوٹ لوٹ کر کھا رہے۔ اور مال جمع کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کے ساتھ یہاں کے لوگوں کا مقابلہ کرنا غلطی ہے۔ یہاں گرمی میں مکان کی حالت اور ہوتی ہے۔ اور سردی کے موسم میں اور یہاں گرمی کے لئے اور لباس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور سردی کے موسم میں اور کی۔ پھر یہاں کے لوگوں کی مالی حالت بہت کمزور ہے ان باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ ہاں تعلیم و تربیت کا بھی نقص ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہمارے ملک میں

بچہ سے پیار کرنے کا مطلب

یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ اسے نکما بنا دیا جائے۔ مگر ان ملکوں میں پیار کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ کار آمد بنایا جائے۔ یہ ایک مرض ہے۔ ہمارے ملک میں کہ ماں باپ کوشش کرتے ہیں۔ بچہ کو کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ حالانکہ بچہ کو تربیت میں جو تکلیف اٹھانی پڑے۔ وہ درحقیقت اس کے لئے راحت ہوتی ہے۔ کیونکہ آج اگر ہم بچہ میں کام کرنے کی عادت نہیں ڈالتے۔ اچھے اخلاق اس میں پیدا نہیں کرتے۔ تو اس کا لازمًا یہ نتیجہ نکلیگا۔ کہ بڑا ہو کر بچہ سخت تکلیف اٹھائے گا۔ اور اس تکلیف میں ہم خود بھی حصہ دار ہونگے۔ پس ہمیں ابتدا سے ہی بچوں کی تربیت اور ان میں اعلےٰ اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بے شک ہمارے مدنظر یہ بات بھی رہے۔ کہ وہاں کے ملکی حالات کی وجہ سے بعض خصوصیات ان لوگوں کو حاصل ہیں۔ لیکن جس حصہ میں ہماری غلطی اور کوتاہی ہو۔ اس کی اصلاح ضرور کرنی چاہیئے۔ مثلاً ہمارے ملک کے بچوں میں یہ

ایک خطرناک نقص

ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک الگ الگ چیز لے کر کھانے کی کوشش کرتا ہے اس طرح ایک تو چیز زیادہ خرچ ہوتی ہے۔ دوسرے بچوں میں اسراف کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں ان کے معدے الگ خراب ہوتے ہیں۔ مگر علیحدہ کھانے کا ہمارے ملک میں اس حد تک رواج ہے۔ کہ اگر کوئی کسی کی دعوت کرتا ہے۔ تو اس کے آگے کھانا رکھکر خود رفوچکر ہو جاتا ہے۔ اور مہمان کے ساتھ بیٹھکر کھانا اس کی ہتک سمجھتا ہے۔ پھر گھروں میں اس طرح ہوتا ہے۔ کہ

عورت خاوند

کے آگے دسترخوان بچھا کر اور اس پر کھانا رکھکر خود اور کام کرنے چلی جاتی ہے۔ اکٹھے بیٹھکر کھانا نہیں کھاتے۔ اگر اکٹھے اور ملکر کھانا کھایا جائے۔ تو بہت سا کھانا ضائع نہ ہو۔ اور انتظام بھی قائم رہے اس کے لئے تربیت کی ضرورت ہے۔ لیکچروں سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ قوم کے لئے

دستور العمل

بنایا جائے۔ ایک کتاب تیار کی جائے۔ جس میں لکھا جائے۔ کہ عورتوں کو بچوں کی تربیت اس طرح کرنی چاہیئے۔ تاکہ عورتیں اسے پڑھ کر اس پر عمل کریں۔ ورنہ یہ کوئی نہیں کر سکتا۔ کہ "الفضل" اور "ریویو" کے فائل اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ جن کے ان مقامات پر نشان لگے ہوں۔ جہاں تربیت وغیرہ کے متعلق مضامین درج ہوں۔ اور ان کو پڑھ پڑھ کر عمل کرے۔ لیکن اگر ایسی باتیں ایک جگہ جمع ہوں اور ایسی کتاب عورتوں کے کورس میں شامل ہو۔ یا وہ اپنے طور پر پڑھکر اس پر عمل کریں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ مگر جب تک اس قسم کی کوئی کتاب نہ ہے۔ عورتیں اپنے طور پر ان باتوں پر عمل کر سکنے کی کوشش کریں۔ اس وقت تک اتنا تو ہُوا ہے۔ کہ ہم نے عورتوں کو تعلیم کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ تربیت کی طرف بھی توجہ ہو جائے گی۔ تعلیم حاصل کرنے پر انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اولاد کتنی قیمتی چیز ہے۔ اور اس کی تربیت کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔ میرا منشا ہے۔ کہ موجودہ گرلز سکول کو

ہائی سکول

بنا دیا جائے۔ اس کے لئے چندہ جمع ہو رہا ہے۔ اور امید ہے۔ کہ تین چار ماہ میں ہم گرلز ہائی سکول کے لئے زمین خریدنے کے قابل ہو جائیں گے۔ کچھ گورنمنٹ کی طرف سے ایڈ مل جائے گی۔ کچھ اور چندہ جمع ہو جائے گا۔ اور اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا۔ تو ہم ۱۹۲۹ء میں اس کی بنیاد رکھنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور لجنہ کی ممبر جو عورتیں تعلیم پا رہی ہیں۔ وہ سکول کی تعلیم میں تو مدد دیں گی۔ اگر فی الحال تربیت میں مدد نہ دے سکیں۔

میرے نزدیک ہمیں زیادہ توجہ جس طرف کرنی چاہیئے۔ وہ تعلیم ہے۔ اور وہ بھی

مذہبی تعلیم

یہی تعلیم ہماری اولاد کے ہوش و حواس قائم رکھ سکتی ہے۔ میں تو نوجوانوں کی موجودہ رو کو دیکھکر ایسا بد دل ہو گیا ہوں۔ کہ چاہتا ہوں۔ یورپ کی ہر چیز کو بدل دیا جائے۔ ہمارے ملک کے لوگ اس طرح

دیوانہ وار

یورپ کی تقلید کر رہے ہیں۔ کہ اسے دیکھ کر شرم و ندامت سے سر جھک جاتا ہے۔ آج ورڈ صاحب نے کہا ہے۔ کہ یورپ جن باتوں کو تنگ آ کر چھوڑ رہا ہے۔ ہمارے ملک کے لوگ ان کی بڑی خوشی اور شوق سے نقل کر رہے ہیں۔ مگر میں دس سال سے کہہ رہا ہوں کہ جن باتوں کے خلاف خود یورپ آواز اٹھا رہا ہے۔ انھیں ہمارے ملک کے لوگ ترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ وہاں سود کے خلاف شور برپا ہے۔ مگر یہاں اسے رائج کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح وہاں کے لوگ شراب کی بندش پر زور دے رہے ہیں۔ لیکن یہاں اس کا خاص شوق ظاہر کیا جاتا ہے۔ غرض

یورپ کی تقلید

میں لوگ بالکل اندھے ہو رہے ہیں۔ ہمیں نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کے لئے یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ لوگوں کو محسوس کرائیں۔ ہمارا تمدن ناقص اور کمزور نہیں۔ نقص یہ ہے کہ اس کا استعمال درست طور پر نہیں کیا گیا۔ دیکھو ایک رنگ ایک خاص حد تک اچھا لگتا ہے۔ مثلاً تصویر میں ایک حد تک نیلا یا کالا رنگ استعمال کرتے ہیں۔ اور آسمان کا نظارہ نظر آتا ہے لیکن اگر نیلے یا سیاہ رنگ کی بوتل انڈیل دی جائے۔ تو اس سے خوبصورتی نہ پیدا ہو گی۔ بلکہ بدصورتی ہو جائے گی۔ اسی طرح تصویر میں سفید رنگ سے بادل دکھائے جاتے ہیں۔ لیکن اگر کاغذ پر کوئی قلعی پھیر لے۔ تو یہ اس کی نادانی ہو گی۔ پس ہم نے اپنے تمدن کو غلط طور پر استعمال کر کے نقائص پیدا کر لئے ہیں۔ ورنہ اس میں نقص نہیں۔ مثلاً

عورتوں کا پردہ

ہے۔ اس کے لئے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جہاں تک عورتوں کے لئے آزادی رکھی ہے۔ اس پر اگر کوئی عمل کرے تو اس کے خلاف ایک شور برپا ہو جائے۔ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ اگر کوئی سوار جا رہا ہو۔ اور عورت پیدل چل رہی ہو۔ تو اسے اپنی پیٹھ پیچھے بٹھا لے۔ اب اگر کوئی اس طرح کرے۔ تو کتنا شور پڑ جائے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے صدقہ قرار دیا ہے۔ اور

مرد کی ذمہ واری

فرمائی ہے۔

غرض غلط استعمال نے نقائص پیدا کر دئے ہیں۔ اس کی اصلاح ہونی چاہیئے۔ عورتوں کو اسلام نے جس حد تک آزادی دی ہے وہ دینی چاہیئے۔ مثلاً وہ باہر نکلیں۔ کاموں میں حصہ لیں۔ مجلسوں میں شریک ہوں۔ مگر اسی طریق سے جو اسلام نے بتایا ہے۔ اور جس پر عمل ہوتا رہا ہے۔ یہاں اب اس قدر تو ہو گیا ہے۔ کہ پردہ کو قائم رکھتے ہوئے ایڈریس پڑھے جاتے ہیں۔ بے پردہ مسلمان عورتیں بھی ابھی اس قدر جرأت نہیں کر سکتیں۔ تو عورتوں کو اس حد تک آزادی دینی چاہیئے۔ جو اسلام نے انھیں دی ہے۔ اور وہی ان کے لئے بہترین اور مفید آزادی ہے۔ اس سے آگے انھیں قدم نہیں بڑھانا چاہیئے۔

میں اس برقعہ کو پسند کرتا ہوں۔ جو نئی طرز کا نکلا ہے۔ اس میں عورت زیادہ آزادی سے چل پھر سکتی ہے۔ مگر بعض نے اس کا بھی غلط استعمال شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے اسے کوٹ بنا لیا ہے۔ جس سے

جسم کی بناوٹ

نظر آتی ہے۔ اس طرح یہ ناجائز ہو گیا۔ شریعت نے جلباب کا کیوں حکم دیا ہے۔ کیوں کرتہ ہی نہیں رہنے دیا۔ اس لئے کہ جسم کی بناوٹ ظاہر نہ ہو۔ ڈھیلا ڈھالا کپڑا اوڑھا جائے۔ اب اس غلط استعمال سے سارا اس برقعہ کو برا نہیں کہا جائیگا۔ مگر جو نقص ہوا ہے اسے دُور کرنا چاہیئے۔

پس ضرورت ہے

نقائص کی اصلاح

کی۔ کسی بات کی اندھا دھند تقلید نہ کی جائے۔ اسلام وہ ہے۔ جو نہ شرقی ہے۔ نہ غربی۔ اس لئے مسلمانوں کو نہ ایشیا کی نقل کرنی چاہیئے نہ مغرب کی۔ اس لئے کسی کی اندھا دھند تقلید نہ کرو۔ نہ یہ کہ ایشیا میں چونکہ پردہ رائج ہے۔ اس لئے جس طرح کا رائج ہے۔ اسی کو جاری رکھنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ یورپ چونکہ پردہ نہیں کرتا۔ اس لئے ہمیں بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ افراط تفریط سے بچ کر صحیح رستہ پر چلنا چاہیئے۔

چندہی دن ہوئے۔ ایک صاحب ماسٹر محمد الدین صاحب کے ساتھ مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ اور کہنے لگے۔ کیا اتنی تباہیوں کے بعد جو مسلمانوں پر آئی ہیں۔ یہی سمجھا جائے۔ کہ اسلام ترقی کر سکے گا۔ میں نے ان سے کہا۔ یہ جو کچھ ہوا۔ یہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا تھا۔ اور اس وقت بتایا تھا جب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ آسکتا تھا۔ کہ اس طرح ہوگا۔ کیا بنو امیہ یا بنو عباس کے زمانہ میں کوئی ظاہر بین یہ خیال کرتا ہوگا۔ کہ جن حدیثوں میں مسلمانوں کی

تباہیوں اور بربادیوں کا ذکر

ہے۔ وہ صحیح ہیں۔ اس قسم کے لوگ انہیں بناوٹی کہتے ہونگے۔ مگر اب ہم انہیں اپنی آنکھوں سے صحیح ثابت ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جب یہ درست ثابت ہو گئی ہیں۔ تو ان کا دوسرا حصہ بھی ضرور درست ثابت ہوگا۔ کہ اسلام کامیاب ہوگا۔

پس یہ سخت نادانی ہو گی۔ اگر ہم اہل یورپ کی دنیوی کامیابیوں کو دیکھ کر ان کی ہر ایک بات کے پیچھے اندھا دھند چلیں۔ ہمیں

اسلام کے مطابق

چلنا چاہیئے۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ اسلام کے یہ معنی نہیں کہ جو کچھ مسلمانوں کے گھروں میں ہو رہا ہے۔ وہ اسلام ہے۔ اسلام مسلمانوں کے گھروں سے بھی اسی طرح نکلا ہوا ہے۔ جس طرح عیسائیوں اور ہندوؤں کے گھروں سے نکلا ہوا ہے۔ اسلام وہ ہے۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا اور قرآن کریم میں موجود ہے۔ ورنہ اسلام نہ ہمارے گھر میں ہے نہ یورپ میں۔ جب میں ہمارے گھر کے الفاظ کہتا ہوں۔ تو گو میں دینی لحاظ سے اپنی جماعت کو مستثنیٰ سمجھتا ہوں۔ مگر

رسم ورواج کے لحاظ سے

ایک حد تک داخل بھی کرتا ہوں۔ احمدیوں کو اسلام کی ہر ایک بات پر عمل کر کے دکھانا چاہیئے۔ جب ہماری جماعت ان باتوں پر عمل کر کے ترقی کی طرف قدم بڑھائے گی۔ تو دنیا خود بخود ان باتوں کو اختیار کرنے لگ جائے گی۔ مثلاً عورتوں کی آزادی وغیرہ کے متعلق یورپ ہمارے طرزِ عمل کی تقلید کر سکتا ہے۔ یہ کہنا کہ حالات بدلیں گے نہیں غلطی ہوگی۔ حالات ضرور بدلیں گے۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم دنیا کے بیشتر حصہ پر قائم ہو گی۔

کلکتہ میں احمدی مبلغ کا کامیاب لیکچر

چوہدری مظفر الدین صاحب کلکتہ سے اطلاع دیتے ہیں:-

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ مسلم مشنری لنڈن کے ایک لیکچر کی حسب ذیل روئداد مقامی انگریزی اخبار "انگلشمین" ۲۹ نومبر میں شائع ہوئی ہے:-

خان بہادر مولوی اسد الزمان صاحب وکیل کے زیر صدارت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے۔ مسلم مشنری لنڈن نے کلکتہ مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال میں مسلمانوں کے ایک تعلیم یافتہ طبقہ کے سامنے ۲۷- نومبر ۱۹۲۸ء "ہندوستان میں مسلمانوں کی پوزیشن" کے موضوع پر ایک فصیح تقریر کی۔ سامعین نے لیکچر کو نہایت توجہ سے سنا۔ اور بہت اچھا اثر لے کر گئے۔ فاضل لیکچرار نے مسلمانوں کی موجودہ تعلیمی۔ سوشل۔ اقتصادی۔ مذہبی اور پولیٹیکل حالت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ مسلمان زندگی کے تمام شعبوں میں ہمسایہ اقوام سے بہت پیچھے ہے۔ اس کے بعد آپ نے نہرو رپورٹ پر بحث کی اور بتایا۔ کہ نہرو رپورٹ کا یونیٹری گورنمنٹ کا مطالبہ مسلمانوں کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ اس صورت میں صوبجاتی حکومتیں مرکزی حکومت کے کلیتہً اختیار میں ہونگی۔ اور اس طرح پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کے مفاد سنٹرل لیجسلیچر میں ہندو اکثریت کے ہاتھوں کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔ اس لئے حکومت کا طریق فیڈرل ہونا چاہیئے۔ جس میں صوبہ جات اپنے اندرونی نظام میں کامل طور پر آزاد ہوں۔

نہرو رپورٹ میں مسٹر سوبھاس بوس کے مطالبات پر بحث کرتے ہوئے آپ نے بتایا۔ کہ آسام کے وہ اضلاع جہاں بنگالی زبان بولی جاتی ہے۔ نیز بہار اور اوڑیسہ کو بنگال میں شامل کر دیا گیا۔ تو بنگال کی مسلم اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر ہندوؤں کی نیشنلسٹ پارٹی کے مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے اضلاع مظفر نگر اور میرٹھ جن میں ہندوؤں کی اکثریت ہے پنجاب سے علیحدہ کر کے صوبہ سرحدی میں شامل کر دئے جائیں۔ تو یقیناً پنجاب کی مسلم اکثریت فوراً اقلیت میں تبدیل ہو جائے گی اور اس طرح دونوں صوبہ جات جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اقلیت میں تبدیل ہو کر ہندوؤں کی ستم آرائیوں کا تختہ مشق بن جائیں گے۔ مسئلہ انتخاب کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ نہرو رپورٹ نے جداگانہ نیابت۔ اور پنجاب و بنگال میں مسلمانوں کے لئے متناسب آبادی کی بناء پر نشستوں کی تخصیص کو منسوخ کر کے مسلمانوں سے بہت بڑی ناانصافی کی ہے۔

آپ نے بتایا۔ کہ نہرو رپورٹ نے مسلم لیگ کی دہلی تجاویز کے مطالبات کو سوائے صوبہ سرحد اور بلوچستان میں اصلاحات کے نفاذ کے نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ مسلمان نہرو رپورٹ سے کلیتہً مایوس ہیں۔ جب فاضل لیکچرار نے اپنی بحث کو ختم کیا۔ تو پریذیڈنٹ نے کھڑے ہو کر اظہار خوشنودی کیا۔ اور مضمون کو قابلیت سے نبھانے پر مبارکباد پیش کی۔ اور ملک صاحب کی تائید کرتے ہوئے اعتراف کیا۔ کہ اس نے اور سامعین نے اس نہایت اہم معاملہ کے متعلق اس تقریر سے بہت مفید باتیں اخذ کی ہیں۔ اور حاضرین کو اس معاملہ پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کا مشورہ دیا۔

آپ نے ہندوستان میں اشاعت اسلام پر بہت زور دیا۔ اور بتایا کہ اگر اس طرف توجہ نہ کی گئی۔ تو آئندہ پانچسال میں مسلمانوں کی تعداد میں معتدبہ کمی واقعہ ہو جائیگی۔ آپ نے ملک صاحب کی تبلیغی مساعی کے لئے ان کا شکریہ ادا کیا۔

صاحب صدر اور لیکچرار کے لئے شکریہ کا ووٹ پاس کرنے کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

نہرو رپورٹ کے خلاف جلسہ

حسب الارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ شتاب گڑھ ضلع ملتان اور مضافات کے مسلمانوں کا ایک جلسہ زیر صدارت چراغ الدین صاحب زمیندار ۱۱- نومبر کو منعقد ہوا۔ ہر خیال و طبقہ کے مسلمان شامل ہوئے۔ مولوی قائم علی صاحب سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شتاب گڑھ نے نہرو رپورٹ کے متعلق تقریر کی۔ اور مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جو باتیں اس میں ہیں پیش کیں۔ تمام حاضرین نے نہرو رپورٹ سے اظہار ناپسندیدگی کیا۔ اور بالاتفاق قرار پایا۔ کہ اس پر مسلمان اعتماد نہیں کر سکتے۔

اس کے علاوہ حسب ذیل ریزولیوشن بھی بالاتفاق پاس ہوئے۔

(۱) یہ جلسہ فیڈرل سسٹم آف گورنمنٹ کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۲) سندھ کو علیحدہ کر دیا جائے اور اس میں نیز صوبہ سرحدی اور بلوچستان میں اصلاحات نافذ کی جائیں۔

(۳) جداگانہ انتخاب کا طریق قائم رکھا جائے۔ اور پنجاب و بنگال میں آبادی کے لحاظ سے مسلمانوں کی نشستیں مخصوص کر دی جائیں۔

(۴) مسلمانوں کو مرکزی حکومت میں ⅓ نیابت دی جائے۔

(۵) تمام اقوام کو مکمل مذہبی آزادی اور حق تبلیغ دیا جائے۔

(۶) اس جلسہ کی روئداد حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ۔ سائمن کمیشن۔ گورنمنٹ پنجاب۔ گورنمنٹ ہند۔ مسلم لیگ لاہور و کلکتہ اور پریس کو بھیجی جائے۔

(دستخط) چراغدین صدر جلسہ شتاب گڑھ

جلسہ سالانہ کیلئے مقامی چندہ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس سال جلسہ سالانہ کے واسطے مبلغ دوصد روپیہ چندہ عطا فرمایا ہے۔ یہ رقم حضور کے گذشتہ سال کے چندہ سے دوچند ہے۔ حضور نے یہ چندہ ماہ نومبر ۱۹۲۸ء میں ہی داخل بیت المال فرما دیا تھا۔ نیز مکرم جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے ایک سو روپیہ چندہ جلسہ سالانہ عطا فرمایا۔

چونکہ میں نے وقت کی کمی کے باعث تمام جماعتوں کے نام ایک رقم مقرر کر کے اطلاع کی ہے۔ اور اس رقم کا بہرحال پورا ہونا ضروری ہے۔ تا اس سال کے بڑھے ہوئے اخراجات خدا کے فضل و کرم سے پورے ہو جائیں۔ اور جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی رقم گذشتہ سال سے دوچند عطا فرمائی ہے۔ تو میں احباب کرام سے امید کرونگا۔ کہ وہ دوچند نہیں تو اپنی مقررہ رقم کے پورا کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ ہونے دیں گے۔

جماعت قادیان کے حسب قدر وعدے اس وقت تک میرے پاس پہونچ چکے ہیں۔ ان میں جن احباب کی رقم اپنے اندر خصوصیت رکھتی ہیں۔ ان کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔ جماعت قادیان کے ذمہ مہمان نوازی کی ضروری چیز آٹا یا اس کا خرچ ادا کرنا ہے۔ جماعت قادیان کے مالی سیکرٹری منشی محمد الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ باقاعدہ اور بامشرح وصول کرنے کے لئے ہر ایک وارڈ کے چند معزز اور بارسوخ احباب کا ایک وفد بنا کر تمام احباب کے گھروں پر بھیجا گیا۔ اس طرح آٹا لینے کیلئے کوشش جاری ہے۔ میرے پاس اس وقت تک لوکل جماعت کی طرف سے محلہ دارالرحمت اور شمالی حصہ شہر کی فہرست پہونچی ہے۔ اس میں جو احباب خصوصیت سے ۱۵ فیصدی سے اوپر چندہ دینے والے ہیں ان کے نام یہ ہیں:۔

منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری۔ آپ چندوں میں دل کھول کر حصہ لیتے ہیں۔ اور خلوص و محبت سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ میاں عبدالرحمٰن صاحب کشمیری۔ شیخ یعقوب علی صاحب قاضی بشیر احمد صاحب۔ انہوں نے چندہ جلسہ میں اپنی طاقت سے زیادہ رقم دی ہے۔ میاں عبداللہ صاحب دکاندار کشمیری۔ مستری دین محمد صاحب سوداگر۔ حکیم محمد عمر خاں صاحب۔ علی احمد صاحب موٹر ڈرائیور۔ انہوں نے چندہ جلسہ میں اچھی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے۔ منشی محمد اسمٰعیل صاحب۔ بھائی محمد الدین صاحب مولوی حبیب اللہ صاحب۔ محمود احمد صاحب اور اہلیہ خاں صاحب منشی فرزند علی صاحب نے خاص طور پر حصہ لیا۔

ذیل میں مرکزی کارکنان کے نام درج کئے جاتے ہیں:۔

دفتر طبع و اشاعت:۔ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مدرسہ احمدیہ:۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ سید احسان علی صاحب حقی۔ ماسٹر عبدالواحد صاحب۔ منشی رمضان علی صاحب

دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب:۔ شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ سید ناصر شاہ صاحب افسر تعمیر

دفتر تعلیم و تربیت:۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ عبدالاحد خاں صاحب خادم مسجد۔

دفتر تجارت:۔ حضرت میاں شریف احمد صاحب

دفتر ضیافت:۔ چوہدری نور احمد خاں صاحب چوہدری بدرالدین صاحب۔ ان کے علاوہ تمام کارکنان لنگر خانہ کے وعدے بشرح ۱۵ فیصدی ہیں۔

دفتر نور ہسپتال:۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر شمس الدین صاحب۔ شیخ احسان علی صاحب۔ صوفی محمد یعقوب خاں صاحب۔ نور محمد صاحب وارڈ کیپر بہشتی۔ نور ہسپتال کے تمام عملہ کے وعدے ۲۰ فیصدی یا اس سے زیادہ کے ہیں۔

دفتر بیت المال:۔ سید محمد علی شاہ صاحب ۳۰ فیصدی خاکسار عبدالمغنی ناظر بیت المال ۳۳ فیصدی۔ برکت علی خاں صاحب ہیڈ کلرک۔ خواجہ معین الدین صاحب۔

مدرسہ احمدیہ کے سکاؤٹ ماسٹر عبدالواحد صاحب نے اطلاع دی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ میں ہمارے سکاؤٹس نے فراخدلی سے حصہ لیا۔ اس وقت تک اسی روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔ ابھی کچھ ممبر باقی ہیں۔ بعض سکاؤٹس ایسے ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنے کھانے پینے اور جیب خرچ اور سپارچات کے اخراجات میں کمی کر کے چندہ دیا۔ بعض بچوں نے تین تین روپیہ تک چندہ دیا ہے۔ جامعہ احمدیہ کے سکاؤٹس بھی مدرسہ احمدیہ کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے سکاؤٹس نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں۔ کہ اخراجات جلسہ میں کمی کی جائے اپنے آپ کو جلسہ گاہ بنانے کے لئے پیش کیا ہے۔ ماسٹر عبدالواحد صاحب نے بچوں کا ایثار دیکھ کر اپنا چندہ ۱۵ فیصدی کے بجائے ۲۵ فیصدی دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ ان بچوں کے اخلاص کو قبول فرما کر بیش از بیش خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمارے دوستوں کو چاہیے۔ کہ ان بچوں کے اخلاص کو مدنظر رکھکر اپنے چندہ جلسہ میں خاص سعی فرمائیں۔

عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان دارالامان

ضروری اعلان

بعض احباب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں خط لکھتے وقت پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں یا نامکمل پتہ لکھ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے خطوط کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔ اور ایسے دوستوں کو جواب نہ ملنے پر شکایت ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ ایسا بھی ہوا ہے۔ کہ جس خط میں پہلے خط کا جواب نہ ملنے کی شکایت کی جاتی ہے۔ اسمیں بھی بالکل پتہ نہیں ہوتا۔ اس لئے بذریعہ اخبار الفضل دوستوں سے استدعا ہے کہ پتہ لکھنے میں تساہل سے کام نہ لیا کریں۔ اور صاف خوشخط و مکمل پتہ لکھا کریں۔ تاکہ جواب لکھنے میں آسانی ہو

خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری قادیان

چندہ جلسہ سالانہ اور بیرونی جماعتیں

اگرچہ جماعتہائے احمدیہ فراہمی چندہ جلسہ سالانہ کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ لیکن ابھی اس طرف مزید توجہ درکار ہے۔

۱۔ جماعت ادگیر علاقہ حیدرآباد دکن:۔ اس جماعت کے احباب نے چندہ جلسہ سالانہ میں ۵۰ فیصدی کے حساب سے حصہ لیا ہے۔ چنانچہ محمد عبدالعزیز صاحب امیر جماعت محمد میاں صاحب۔ سیٹھ محمد شمشیر علی صاحب۔ محمد میراں صاحب۔ سید غلام رسول صاحب نے پچاس فیصدی کے حساب سے ادا کیا ہے۔

۲۔ کنانور کے فارم میں گذشتہ سال کے بالمقابل دوچند سے بھی زیادہ کا وعدہ ہے۔ اور اس فارم میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی سے چندہ جلسہ لیا گیا ہے۔ اور بچوں سے بھی چندہ لیا گیا ہے

۳۔ میاں میراں بخش صاحب شیخ پور ضلع گجرات:۔ آپ اپنی طرف سے علاوہ جماعت کے ایک ٹین گھی کا دیا کرتے ہیں۔ اس سال بھی ایک ٹین گھی تو بھیجدیا ہے۔ اور ساتھ ہی دس روپیہ نقد بھی زائد از گذشتہ سال ادا کر دئے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ حضرت اقدس کے خطبہ کے مطالعہ کے بعد آپ دو ٹین ہی پورے کر دینگے۔

گوجرانوالہ:۔ شیخ نذیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ فارم مرسلہ سے ظاہر ہے۔ کہ پہلے رقم بہت کم دیگئی تھی۔ لیکن آپکی دوبارہ چٹھی پہونچنے پر جس میں رقم مقرر کی گئی ہے احباب سے وعدے لئے گئے۔ چنانچہ ذیل کے احباب نے ۱۵ سے ۲۵ فیصدی کی شرح سے وعدے کئے۔ قاضی فضل الٰہی صاحب میاں محمد عبداللہ صاحب شیخ نذیر احمد میاں محمد ابراہیم صاحب شیخ محمد حسین صاحب میاں غلام محمد صاحب میاں عبداللطیف صاحب شیخ محمد شریف صاحب میاں کرم الٰہی صاحب بمعہ پسر خود۔ حکیم محمد الدین صاحب امیر جماعت۔ حافظ امام الدین صاحب میر محمد بخش صاحب وکیل۔ قاضی محمد نظیر صاحب۔ قاضی عطا الٰہی صاحب۔ شیخ عبدالمجید صاحب

حضرت اقدس کے خطبہ کا خلاصہ ۳ ہزار کی ڈاک سے جا چکا ہے۔ امید ہے کہ اب آپ اپنی مقررہ رقم سے کم از کم ¼ حصہ زیادہ کرینگے۔ ساتھ ہی اس کے چندہ عام کی طرف بھی مزید توجہ۔ جماعت مجوکہ ضلع شاہپور کا وعدہ ایک ٹین گھی کا ہے۔ جماعت فیض اللہ چک نے مقررہ رقم کے نصف سے زیادہ رقم نقد داخل کر دی ہے۔ منٹگمری سے منشی نذیر احمد خاں صاحب سیکرٹری نے اطلاع دی ہے۔ کہ آپکی مقررہ رقم کو پورا کرنے کی ہر وقت سعی بلیغ کی جا رہی ہے جزاہ اللہ۔ بہلول پور ضلع سیالکوٹ۔ چودھری عنایت اللہ صاحب سیکرٹری مقررہ رقم کو پورا کر دیں گے۔ لودی ننگل دیجوان ضلع گورداسپور۔ مقررہ رقم کے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ مستری عبدالرزاق صاحب بلڈ ٹنگس اور بسیر و نیاز خورد نے یکمشت اپنا چندہ معہ دیگر احباب دینالہ کے ارسال کیا ہے۔ جماعت داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ چوہدری عبداللہ صاحب امیر جماعت اطلاع دیتے ہیں کہ یہ جماعت باوجود متواتر دو تین فصل نہ ہونے کے مقررہ رقم جلسہ سالانہ کو پورا کریگی۔

عبدالمغنی ناظر بیت المال قادیان